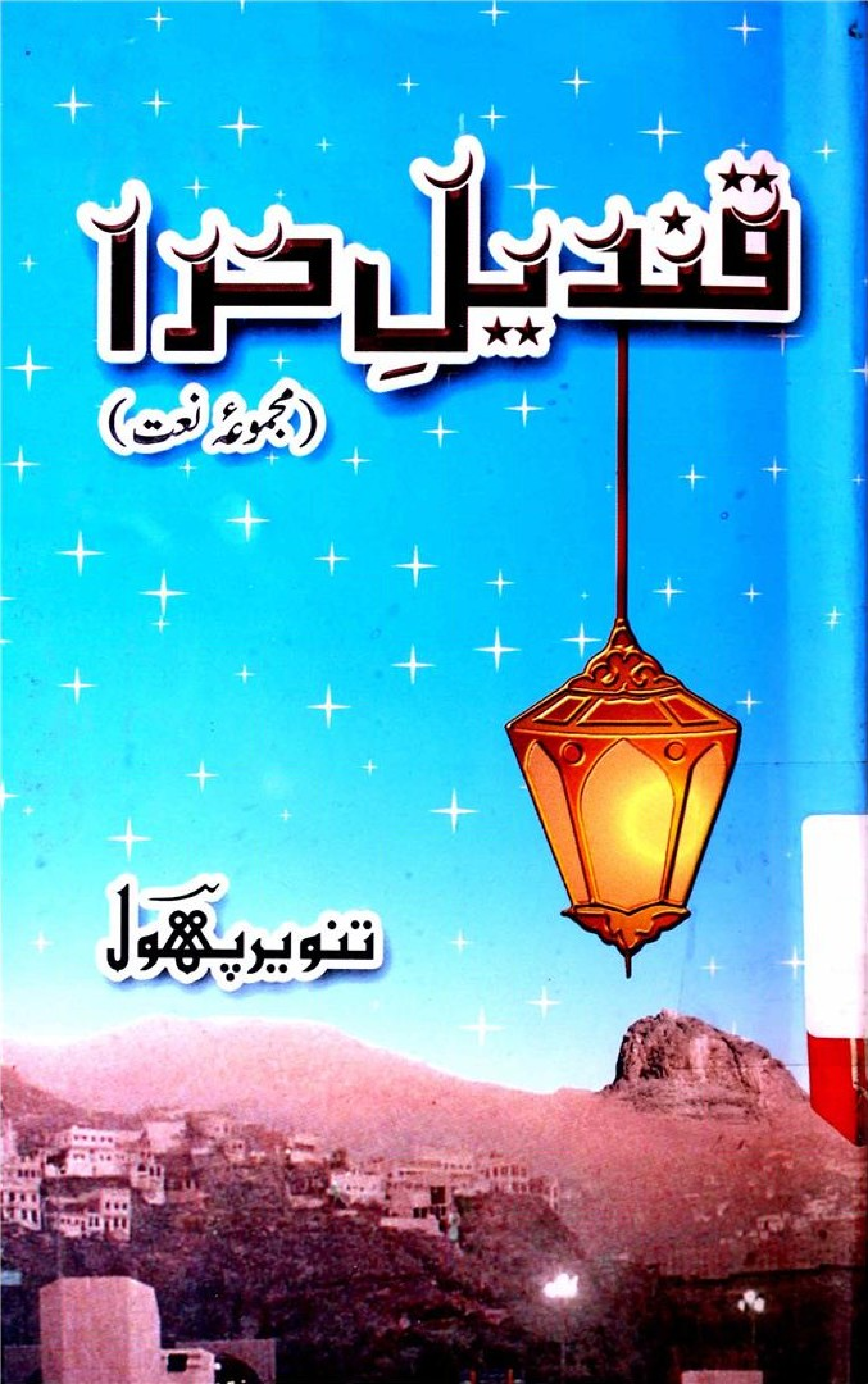
قندیلِ حرا
(مجموعۂ نعت)
تنویر پھول

پروفیسر ڈاکٹر نجم الہدیٰ (بھارت)

تنویر پھولؔ کا مذہبی مطالعہ صحیح عقائد کی بنیادوں پر قائم ہے اور بہت بہت وسیع ہے۔قرآن و حدیث اور دینی اقدار و روایات کے منابع پر شاعر کی صرف گہری نظر نہیں بلکہ ان سے پورا پورا استفادہ کرنے کے شواہد اس نے فراہم کیے ہیں تنویر پھولؔ کی شاعری میں وسیع مطالعہ اور عمیق مشاہدہ کے اثر سے فکر و فلسفہ کی جو نگاہ پیدا ہوگئی ہے وہ اس دینی شاعری میں بار بار یہ احساس دلاتی ہے کہ ہمارا دین خدائے لم یزل کی تخلیق کردہ بے کراں کائنات کے مطالعہ و مشاہدہ کی دعوت دیتا ہے اور غور و فکر کرنا سکھاتا ہے اور مزید یہ کہ شاعر نے زندگی کے تجربات اور علم و آگہی کی دولت سے استفادہ کر کے اپنی شاعری کی آب و تاب میں اضافہ کر دیا ہے۔تنویر پھولؔ بستانِ نعت کے عندلیب خوش نوا ہیں۔ والہانہ شیفتگی اور فدا کارانہ جذباتی و فکری نسبتِ غلامی جو انہیں آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار، سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، سیّدی و مولائی محمد رسول اللہ ﷺ سے ہے قابلِ دید ہے۔

جملہ حقوق بحق

رُخسانہ تنویر ☆ کرن ☆ کنول

شفق ☆ ثنا ☆ علی ☆ محفوظ ہیں

کتاب	:	قندیلِ حرا (مجموعۂ نعت)
شاعر	:	تنویر پھولؔ
کمپوزنگ	:	جہانِ حمد کمپوزنگ سینٹر موبائل:۔ ۲۸۳۱۰۸۹-۰۳۰۰
کمپوزر	:	عبدالرحمٰن طاہر.........عبداللہ حسّان طاہر
اشاعت	:	شوال المکرم ۱۴۲۴ھ/مطابق۔دسمبر ۲۰۰۳ء
تعداد	:	پانچ سو
ہدیہ	:	۱۲۰ روپے
مطبع	:	احمد برادرز
تقسیم کار	:	حرافاؤنڈیشن پوسٹ بکس نمبر ۲۷۲ صدر کراچی

ناشر

جہانِ حمد پبلی کیشنز

۳۸/۲۶ بی ون ایریا لیاقت آباد کراچی ۔ ۷۵۹۰۰

☆☆☆☆☆

انتساب

قاصدِ رب العالمین بخدمت رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم
حضرت جبریل امین علیہ السلام کے نام جن کی آمد کے ساتھ
گوشۂ غارِ حرا میں علم اور قلم کے رشتے کی وضاحت کرتے ہوئے
اس عظیم کتاب کے نزول کا آغاز ہوا جس میں نعتِ سرکارِ دو عالم ﷺ
بزبانِ خالقِ کائنات موجود ہے۔

☆☆☆☆☆

کر گئی سب ظلمتیں کافور اُن ﷺ کے فیض سے
وادیٔ بطحا میں قندیلِ حرا کی روشنی!

تاریخِ اشاعت

ہجری

احمد" ہادِ طیّب" مزمل" مکرم"
مُحمد رّسول اللہ الصّادق الوعد الامین

۱۴۲۴ھ

عیسوی

قندیلِ حرا روشن بفیضِ الماسِ بطحا

۲۰۰۳ء

(تنویر پھولؔ)

فہرست

نمبر شمار | صفحہ

۱ تنویر پھول اور ان کی نعتیہ شاعری .... ڈاکٹر جمیل عظیم آبادی ۱۱

۲ تنویر پھول کی افراط و تفریط سے محفوظ نعتیہ شاعری .... طاہر سلطانی ۱۷

۳ عرضِ شاعر .... تنویر پھول ۲۳

حمد باری تعالیٰ

۴ پاک مولا ہے سب سے اعلیٰ ہے ۲۵

نعتیں

۵ مدینے کی زمیں روشن وہاں کا آسماں روشن ۲۹

۶ ارض و سما میں نامِ خدا کی ہے روشنی ۳۰

۷ جس شب کو معراج ہوئی وہ کتنی افضل رات ہوئی ۳۱

۸ مشفق و مہرباں آپ ہیں یا نبی (صنعت توشیح) ۳۲

۹ کہہ دیا اللہ نے نور الہدیٰ سرکار ہیں ۳۳

۱۰ کرم کرم رحمتِ دو عالم رسولِ اکرم رسولِ اکرم ۳۵

۱۱ دیکھتی ہے وادیٔ سینا کمالِ مصطفےٰ ﷺ ۳۷

۱۲ یہ کائنات شہ بحر و بر کا صدقہ ہے ۳۹

۱۳ کہا رب نے قرآں میں میرا نبی ﷺ ہے سراجِ منیرا سراجِ منیرا ۴۰

۱۴ شفیعِ محشر قسیمِ کوثر رسولِ امّی رسولِ امّی ﷺ ۴۱

۱۵ رحمت سے ان کی گلستاں معمورۂ حیات ہے ۴۳

۱۶ ہے رضائے رب کا موجب مدحتِ خیر البشر ﷺ ۴۴

۱۷ نائبِ ربّ العلیٰ اے محسنِ انسانیت ﷺ ۴۶

۱۸ امیدِ کرم آپ سے مکّی مدنی ہے ۴۷

۱۹ زمینِ طیبہ پہ چشمِ نم سے گرے بصد احترام آنسو ۴۸

۲۰ خاکِ پائے شہنشاہِ معراج ﷺ سے پا گیا بالیقیں آسماں رفعتیں ۴۹

۲۱ ہم گنہگاروں پر ہے کرم آپ کا اے شفیعِ امم اے حبیبِ خدا ﷺ ۵۰

۲۲ آخری جو صحیفہ ہے اللہ کا اس کا ہے سیرتِ مصطفیٰ ﷺ آئنہ ۵۲

۲۳ نبی ﷺ کے در پہ آئے آنکھ اپنی شبنمی لے کر ۵۳

۲۴ گنبدِ خضرا کو دیکھا جاگ اٹھا اپنا نصیب ۵۴

۲۵ کاش قسمت میں خدا لکھ دے منوّر سلسلے ۵۵

۲۶ فضلِ خدا ہوا ہے قسمت سنور گئی ہے ۵۶

۲۷ عنایت بڑی ہو یہ ربّ العلیٰ کی ۵۷

۲۸ احمد حامد اور مکرم (غیر منقوط نعت) ۵۹

۲۹ ہر طرف پھیلی ہوئی ہے مصطفیٰ ﷺ کی روشنی ۶۱

۳۰ امتی پر ہے سدا سایہ فگن ۶۲

۳۱ سرورِ کون و مکاں ہیں کیا ہے رتبہ آپ ﷺ کا ۶۴

۳۲ یہاں پہ آ گئے رودادِ بے کسی لے کر ۶۶

۳۳ عطا سکونت دائم کریں مدینے میں ۶۷

۳۴ علم و عمل کی روشنی آپ ﷺ کے دم قدم سے ہے ۶۸

۳۵ مدار الہام اور امام رسل (غیر منقوطہ) ۷۰

۳۶ گنبد خضرا کے دل سے مٹ نہیں سکتے نقوش ۷۱

۳۷ بے گماں رب کی عطا ہے یاں پہ میری حاضری ۷۲

۳۸ شکرِ رب ہے بندۂ احقر نے ہے پایا شرف ۷۳

۳۹ مشکل ہے بہت شاہ ﷺ کی سیرت کا احاطہ ۷۴

۴۰ خلق نے رحمت کی پائی انتہا ۷۵

۴۱ جو عالموں کا رب ہے یہ اس کا پیام ہے ۷۶

۴۲ حامد و محمودِ ربّ العالمیں سرکار ﷺ ہیں (سانیٹ) ۷۷

۴۳ تخلیقِ کائنات کا حاصل ہیں مصطفیٰ ﷺ (سانیٹ) ۷۸

۴۴ لولاک شان آپ کی ہے شاہِ انبیاء (سانیٹ) ۷۹

۴۵ بنایا ہے رب نے انہیں سب کا رہبر (وائی) ۸۰

۴۶ آمدِ سرور ﷺ میں دیکھو دو جہاں کی دھوم دھام ۸۲

۴۷ جب لیا ہے نامِ سرور ﷺ کھل گئی دل کی کلی ۸۴

۴۸ وہی ملجا وہی ماویٰ وہی تو اپنا آقا ہے ۸۵

۴۹ میری امداد شہا ﷺ! روزِ قیامت کرنا ۸۷

۵۰ ہم گداؤں کو درِ محبوبِ داور ﷺ چاہئے ۸۸

۵۱ دل کھنچ رہا ہے عالمِ ناپائیدار سے ۸۹

۵۲ دکھلا رہا ہے گنبدِ اخضر چمک دمک ۹۰

۵۳ ہو رحمت کی ہم پر شہا ﷺ بوندا باندی ۹۱

۵۴ نعت کہنے کو گیا دل آسماں کے آس پاس ۹۲

۵۵ لٹائیں نام پر ہم آپ ﷺ کے کہف الوریٰ تن من ۹۳

۵۶ تشریف آپ ﷺ لائے تو جھومے شجر حجر ۹۴

۵۷ گلشنِ طیبہ میں ہر آن ہے وحدت کی شمیم ۹۵

۵۸ نورِ اوّل سے ہوا گنبدِ خضرا جھلمل ۹۷

۵۹ چشمِ دل سے گنبدِ خضرا کی دیکھو آب و تاب ۹۹

۶۰ کہیں ہے پھول کہیں ضوفشاں ستارہ ہے ۱۰۰

۶۱ طیبہ میں ہیں رشکِ جنت گلیاں کوچے ۱۰۱

۶۲ گلشنِ طیبہ میں ہیں ہر سو مہکتے راستے ۱۰۲

۶۳ نعت کہنے کے لیے حسنِ عقیدت چاہیے ۱۰۳

۶۴ کوچۂ سرور ﷺ میں لے آئی ہماری جستجو ۱۰۴

۶۵ در پہ عاصی کو بلایا ہے یہ آقا ﷺ کا کرم ۱۰۵

۶۶ آتی ہیں پیہم صدائیں سینۂ افگار سے ۱۰۶

۶۷ تم سمجھ لو گر رضائے ربِ عادل چاہیے ۱۰۷

۶۸ معراجِ شہ ﷺ کا شہرہ ہوا آسمان میں ۱۰۸

۶۹ مظہرِ نورِ ازل ہے شاہِ والا کا جمال ۱۰۹

۷۰ سکونِ قلب ہے نورِ نظر مدینہ ہے ۱۱۰

۷۱ بطحا و طیبہ میں تو پالے مبارک ساعتیں ۱۱۱

۷۲ راستی پر ہی رہے فکر و نظر کا زاویہ ۱۱۲

۷۳ کون ہے سیدِ ابرار محمد ﷺ کے سوا ۱۱۳

۷۴ قلم کی نوک ہم پہلے ڈبو لیں مشک و عنبر میں ۱۱۴

۷۵ ہے وجودِ رحمتِ کونین ﷺ داور کی عطا ۱۱۵

۷۶ نہیں ہے رنج فرقت کا گوارا یا رسول اللہ ﷺ ۱۱۶
۷۷ یہ تعلیم شریعت ہے بتاتی ہے طریقت بھی ۱۱۷
۷۸ زہے قسمت نظر کے سامنے طیبہ کا منظر ہے ۱۱۸
۷۹ آپ ﷺ بے شک تاجدارِ مرسلاں ۱۱۹
۸۰ ہماری نگاہوں کے تارے محمد ﷺ ۱۲۱
۸۱ اے رحمتِ عالم! ابرِ کرم! رحمت کا اشارہ ہو جائے ۱۲۲
۸۲ اے غارِ حرا والے آقا! ہم پر ہو کرم کی ایک نظر ۱۲۳
۸۳ غم سے مجھے چھڑا لو آ قا مدینے والے ﷺ ۱۲۴
۸۴ رحمۃ للعالمیں ﷺ پر ختم ہے شائستگی ۱۲۶
۸۵ ہر شے پر ان کی رحمت ہے رحمت میں گھرے دونوں عالم ۱۲۸
۸۶ دستگیرِ بے کساں ہیں آپ ﷺ ہی ۱۲۹
۸۷ رب سے دعا ہے پھر ہمیں طیبہ نگر ملے ۱۳۰
۸۸ مواجہ پہ آئے غلامانِ سرور ﷺ (سانیٹ) ۱۳۲
۸۹ روضۂ پاک پر اشک بہنے لگے حالِ دل ہو گیا سب عیاں آنکھ سے ۱۳۳
۹۰ آپ جیسا یا نبی ﷺ! با حوصلہ کوئی نہیں ۱۳۴
۹۱ تسکیں دلِ حزیں کو فقط آپ ﷺ ہی سے ہے ۱۳۵
۹۲ ثنائے سرورِ عالم ﷺ سے عاجز ہے زباں میری ۱۳۶
۹۳ محشر میں مجھے آس ہے مکی مدنی سے ۱۳۷
۹۴ آپ ہیں انسانِ کامل آپ ﷺ محبوبِ خدا ۱۳۸
۹۵ بے مثل اک نمونہ ہے سرکار ﷺ کی روش ۱۳۹
۹۶ دیتے رہو نبی ﷺ کے افکار کے حوالے ۱۴۰

منقبت

۹۷ سرکارِ مدینہ ﷺ پر ہیں فدا صدیقؓ و عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ ۱۴۱

سلام

۹۸ لاکھوں سلام تم پہ شہیدانِ کربلا ۱۴۲

......☆......

۹۹ نعتیہ قطعات ۱۴۳

۱۰۰ نعتیہ رباعیات ۱۴۷

۱۰۱ نعتیہ ہائیکو ۱۴۹

۱۰۲ نعتیہ دوہے ۱۵۴

۱۰۳ نعتیہ ثلاثی ۱۵۶

۱۰۴ نعتیہ ماہیے ۱۵۷

۱۰۵ کوائف شاعر ۱۵۹

☆☆☆☆☆

تنویر پھولؔ اور اُن کی نعتیہ شاعری

ڈاکٹر جمیل عظیم آبادی

تنویر الدین احمد صدیقی نے جن کا قلمی نام تنویر پھول ہے ۳ ر ستمبر ۱۹۴۷ء کو مظفر پور (بھارت) میں اپنی آنکھیں کھولیں تعلیمی مدارج طے کرتے ہوئے ایم۔اے کی ڈگری حاصل کی اسٹیٹ بینک آف پاکستان میں ملازمت اختیار کی اور آفیسر گریڈ اے کے عہدے پر فائز رہے۔ملازمت سے سبکدوش ہوکر ان دنوں ادبی تخلیقات اور ادبی سرگرمیوں میں ہمہ دم مشغول ایک فعال کردار ادا کر رہے ہیں انہوں نے دس سال کی عمر میں شاعری کا آغاز کیا اور ہنوز جاری وساری ہے اس طرح ان کا ادبی سفر ۴ دہائی سے زیادہ پر محیط ہے۔

تنویر پھول نے تقریباً ہر صنف سخن میں طبع آزمائی کی ہے۔غزلیں ،نظمیں ،حمد ونعت تفہیم قرانی کا منظوم ترجمہ قومی نغمے وغیرہ ان کی تخلیقات میں شامل ہیں۔یہ کہنا بہت مشکل ہے کہ بنیادی طور پر وہ کس صنف سخن کے شاعر ہیں۔ان کے اب تک آٹھ شعری مجموعہ کلام زیور طباعت سے مزیّن ہو کر داد و تحسین وصول کر چکے ہیں۔اب ایک مزید نعتیہ مجموعۂ کلام ’’قندیل حرا‘‘ منظر عام پر آنے والا ہے۔

حمد ونعت دیگر صنف سخن کے مقابلے میں نازک اور مختلف صنف ہے۔نعت کی راہ پر چلنا تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے۔نعت کی اساس عقیدت ومحبت پر ہے۔نعت کا تعلق دنیا کے سب سے عظیم انسان اور عالم انسانیت کے محسن اعظم ﷺ سے ہے۔نعت گوئی کے لئے نفس کی پاکیزگی ،قلب کی طہارت ،جذب کی صداقت ،الفاظ کی نفاست ،بیان کی لطافت اور ذہن کی

سرشاری کی ضرورت ہوتی ہے۔نعت گو کے لئے قرآن فہمی، حضورﷺ کی سیرت سے واقفیت اور ان سے فطری و قلبی محبت لازمی ہے۔صرف روایتی انداز میں آپ ﷺ پر جان نچھاور کرنا، آپﷺ کے ہجر میں تڑپنا اور آہ وزاری کرنے کا غلط دعویٰ اور غیر فطری جذبوں کا اظہار میرے خیال میں نعت کے تقدس کو پامال کرنا ہے۔جذبے میں صداقت شرط اول ہے۔حد سے زیادہ غلو میں ڈوب کر نعت کہنے والے کو محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔نعت گوئی میں سرکار دو عالم کی سیرت انﷺ کے اقوال، انﷺ کے احکام اور ان کے ارشادات کو اجاگر کرنا چاہیے ویسے سرکارﷺ دو عالم کی سیرت کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔بقول تنویر پھول۔

مشکل ہے بہت شاہ ﷺ کی سیرت کا احاطہ
محدود نہیں آپ ﷺ کی مدحت کا احاطہ

تنویر پھول اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں قرآن فہمی سے بھی آشنا ہیں اور احادیث و سیرتِ سرکارﷺ سے بھی آگاہ ہیں۔اس لئے ان کی نعت میں جا بجا قرآن کے حوالے، جذبے کی سچائی اور عقیدت کی رعنائی موجود ہے۔کہیں کہیں جذبات سے مغلوب ہوکر ایسے روایتی اشعار بھی کہے ہیں جن کو ان کے والہانہ اندازِ بیان سے موسوم کیا جاسکتا ہے اور یہ صرف شاعری کہی جاسکتی ہے۔

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعلِ پاکِ رسولﷺ
کریں گے دنیا میں کیا تاجِ خسروی لے کر
گردِ نعلین رسول ﷺ پاک مل جائے اگر
میرے سر کو عرشِ اعظم کا سا ہو رتبہ نصیب
جب لیا نامِ محمد ﷺ دھوپ میں
آپ کا دامن ہوا سایہ فگن
سلامی دے کے گزر جائیگا ہر اِک طوفاں
لکھا ہے نامِ محمد ﷺ مرے سفینے میں

جب وقت نزع آئے سرہانے میرے آکر
کلمہ مجھے پڑھا لو آقا ﷺ مدینے والے

معراج کی حقیقت سے کسے انکار ہوسکتا ہے۔اس پر ہر مومن کا عقیدہ ہے اور واقعے پر قرآن پاک شاہد ہے۔اکثر شعرانے سرکار ﷺ کی معراج کو مختلف پہلو سے بیان کیا ہے تنویر پھول نے بھی اس واقعے کو اپنی نعتیہ شاعری میں نظم کیا ہے۔جس میں واقعات کی سچائی بھی ہے اور خیالات کی گہرائی بھی۔

طور پر موسیٰ کلیم اللہ بھی غش کھا گئے
جز محمد مصطفےٰ ﷺ کس کو ہوا جلوہ نصیب
صاحب ﷺ معراج کی گردِ سفر ہے کہکشاں
آپ ﷺ ہی کی راہ میں آئے منوّر سلسلے
رشک کرتے ہیں کلیم طور سینا آپ ﷺ پر
عرش اعظم آپ ﷺ کا ہے اوج سدرہ آپ ﷺ کا

گرچہ یہ ممکن نہیں لیکن ہر عقیدت مند یہ آرزو رکھتا ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہو۔ اکثر شعرا کے دل میں یہ آرزو کروٹیں لیتی رہتی ہے اور وہ اس آرزو کی تکمیل کے لیے مختلف انداز بیاں میں اظہار کرتے ہیں تنویر پھول بھی دیدار کی تمنا رکھتے ہیں اور فرماتے ہیں۔

آپ ﷺ کی فرقت میں میرا قلب ہے بسمل ہوا
یا الٰہی خواب میں ہی دیکھوں جلوہ آپ ﷺ کا

☆

اے کاش دیکھ سکتا آنکھوں سے ان ﷺ کا جلوہ
پتلی میں ، میں بساتا ان ﷺ کا حسین چہرہ

☆

اکثر شعرا کی حمدیہ اور نعتیہ شاعری میں حمد و نعت کا امتزاج ملتا ہے چنانچہ تنویر پھول کے

نعتیہ کلام میں حمد کا امتزاج موجود ہے۔ مثال کے طور پر

حمد رب اور نعت احمد ﷺ میں رہا مشغول وہ
پالئے ہیں جس سخنور نے منور سلسلے

☆

دونوں سے تسکین ملتی ہے دل افگار کو
کعبہ گھر اللہ کا ہے ، اور طیبہ آپ ﷺ کا

اردو شاعری میں ایک سلسلہ غیر منقوط اشعار کہنے کا بھی ہے۔ غیر منقوط غزلوں، نظموں اور حمد و نعت میں بھی شعرا نے طبع آزمائی کی ہے۔ غیر منقوط شاعری بھی ایک فن شمار کی جاتی ہے جس میں شعرا کی ہنرمندی کا اظہار ہوتا ہے تنویر پھول نے بھی غیر منقوط نعتیہ شاعری کی ہے۔ جو قابلِ توجہ ہے اور بطور نمونہ پیش ہے۔

احمد ﷺ حامد ﷺ اور مکرم
مرسل اکرم سرور ﷺ عالم
اللہ اللہ اس کے کرم سے
دور ہوئے دکھ کلمہ گو کے
لاکھوں درودوں کی دو سلامی
اعلیٰ ہے وہ اسمِ گرامی

نعتیہ قطعات کہنے کا سلسلہ بھی روز اول سے ہی موجود ہے۔ اکثر شعرا چار مصرعوں میں بڑی خوبصورتی سے اپنی عقیدت کا اظہار کر جاتے ہیں۔

تنویر پھول بھی اپنی شعری مہم جوئی میں بھلا کیوں چوکتے۔ انہوں نے بھی نعتیہ قطعات بڑے سلیقے سے کہے ہیں۔ ان کا ایک قطعہ بطور نمونہ درج ذیل ہے۔ جس میں ان کے عقیدے اور شعر گوئی کے جوہر نظر آتے ہیں۔

عاصیوں کو بلاتے ہیں روضے پہ وہ ﷺ بخشواتے ہیں رب سے خطائیں سبھی
رحمتِ دوجہاں ہیں ہمارے نبی ﷺ لطف سرور ﷺ کا ہر پل ہے سایہ فگن
شاہ طیبہ کی بستی کی کیا شان ہے قلب و جاں پھول تسکین پانے لگے
ہم نے جا کر مدینے میں دیکھا یہی ان کی رحمت مسلسل ہے سایہ فگن

یہ اشعار بھی دیکھئے ۔

گنبدِ خضرا کو دیکھا جاگ اٹھا اپنا نصیب
ہے کرم ربُّ العلیٰ کا ہوگیا طیبہ نصیب
اپنی چشم بے بصیرت پائے گی تازہ حیات
خاک پائے مصطفیٰ ﷺ کا ہو اگر سرمہ نصیب

تنویر پھول ہر صنف سخن میں اپنی نمائندگی چاہتے ہیں چنانچہ انہوں نے نعتیہ سانیٹ بھی کہے اور سندھی ادب وائی میں بھی طبع آزمائی کی جن میں خیال کی رعنائی اور دل آویزی موجود ہے۔ان فن پاروں سے پتہ چلتا ہے کہ شاعر ہر صنف سخن میں اشعار کہنے کی قدرت رکھتا ہے۔

تنویر پھول نے اپنے نعتیہ کلام میں سرکارؐ کے ان کارناموں کا ذکر کیا ہے جو بقائے انسانیت کے لئے ضروری ہیں۔وہ کہتے ہیں۔

عورتوں کو حق دیا بھائی غلاموں کو کیا
مل گیا انسان کو تکریم انساں کا شرف

☆

نعت خوانی کے لئے اپنی بچھاتے تھے ردا
حضرت حسانؓ کو دیتے تھے یہ آقا ﷺ شرف

تنویر پھول نے سرکار ﷺ کے کچھ تاریخی واقعات کو بھی اپنی نعتیہ شاعری میں قلمبند کیا ہے۔

سنگ کے بدلے میں گلہائے کرم
اُن ﷺ کی رحمت کی ہے کوئی انتہا

دی معافی قاتلِ حمزہؓ کو بھی
درگزر کی سب نے دیکھی انتہا

تنویر پھول کے چند عقیدت بھرے اشعار جن میں شعری حُسن بھی ہے اور عقیدت کی سچائی اور گہرائی بھی ۔

آپ ﷺ کی تعلیم کا روشن سحاب
دہر میں ہے جا بجا سایہ فگن

☆

عطا سکونت دائم کریں مدینے میں
ذگار قلب تڑپتا بہت ہے سینے میں

☆

احقر کی لاج آپ ﷺ کے دست کرم میں ہے
اک التجائے پھولؔ نہاں چشمِ نم میں ہے

☆

غریبوں کے حامی یتیموں کے والی
سراپا ہیں رحمت ہمارے محمد ﷺ

☆

تنویر پھول کے نعتیہ کلام کے مطالعے کے بعد یہ خیال ابھرتا ہے کہ وہ نعت گوئی کے رموز سے واقف ہیں اور سرکار دو عالم ﷺ کی محبت میں سرشار نظر آتے ہیں ۔ مجھے امید ہے کہ ان کے نعتیہ مجموعہ کلام ''قندیل حرا'' کی خاطر خواہ پذیرائی ہوگی ۔ میری دعائیں ساتھ ہیں ۔

جمیل عظیم آبادی

☆☆☆☆☆

تنویر پھول کی افراط وتفریط سے
محفوظ نعتیہ شاعری

طاہر سلطانی

تنویر پھول کے لئے یہ بڑا اعزاز ہے کہ ان کے دو نعتیہ اور ایک حمدیہ مجموعے شائع ہو کر پذیرائی حاصل کر چکے ہیں۔

ان کی نعتیہ شاعری غلو سے کوسوں دور ہے اور یہی شاعر کے لئے سب سے بڑی کامیابی ہے۔

تنویر پھول پڑھے لکھے با اخلاق اور باعمل انسان ہیں۔ اللہ ربُّ العزت ان کو مزید فضل و کرم سے نوازے۔ (آمین)

آنحضرت ﷺ کی ذاتِ گرامی کی جتنی بھی توصیف وثنا کی جائے کم ہے۔ آپ ﷺ سرورِ کائنات ہیں۔ سید الانبیاء ہیں۔ خیر البشر ہیں۔ رحمت للعالمین ہیں۔ آپ ہی مقصودِ کائنات ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت کو ہر نعت گو نے اپنے اپنے انداز میں بیان کیا ہے۔ تنویر پھول کا یہ انداز ملاحظہ فرمائیں ۔

آمدِ سرور ﷺ میں دیکھو دو جہاں کی دھوم دھام !
آمنہ بی کے مکاں اور لامکاں کی دھوم دھام !
کلمۂ طیب ہے اس میں ، نور پھیلا ہر طرف
نامِ واحد، اسمِ احمد ﷺ ہے اذاں کی دھوم دھام !

بوریا ٹوٹی چٹائی زیرِ پا عرشِ علیٰ
دیکھ لو دونوں جہاں کے حکمراں کی دھوم دھام !
جشن ایسا بزمِ ہستی میں نہ تھا ہوگا نہ پھر
ان ﷺ کے استقبال میں ہفت آسماں کی دھوم دھام !

آپ ﷺ کا نامِ نامی اسمِ گرامی ہر ایک انسان کے لیے سکونِ قلب و جاں اور باعثِ رحمت ہے۔ آپ ﷺ کے ہر عاشق ہر گدا کے سینے میں آپ ﷺ کے روضہ انور پر حاضری کے لیے بے چینی اور تڑپ موجود ہوتی ہے۔ چنانچہ یہ تڑپ تنویر پھول کے قلب کو بھی مضطرب رکھتی ہے۔

ہم گداؤں کو درِ محبوب ﷺ داور چاہیے
آنکھ کی ٹھنڈک سکونِ قلب مضطر چاہیے
امنِ عالم کی طلب ہے گر تمھیں اہلِ جہاں
ہر عمل پھر اسوۂ سرکار ﷺ ہی پر چاہیے
یارِ غارِ مصطفےٰ ﷺ سے شہِ ﷺ کی الفت سیکھ لو
کنج دل میں جذبۂ سلمانؓ و بوذرؓ چاہیے

نعت گو حضرات نے گنبدِ خضرا کے نورانی مناظر کو بھی اپنی نعت گوئی کا حصہ بنایا ہے اور یہ کیوں نہ ہو کہ یہ سب آپ ﷺ کی نسبت کا ہی فیض ہے۔

دکھلا رہا ہے گنبدِ اخضر چمک دمک
کرتی اثر ہے شیشۂ دل پر چمک دمک

جھلمل جو آنکھ میں ہے ستارہ مری یہاں
ایسی کہاں سے لائے گا اختر چمک دمک
وہ ﷺ نورِ اوّلیں ہیں اسی نور سے سنو
روح الامیں کا پاتا ہے شہپر چمک دمک
قدموں کی ان ﷺ کے دھول ہیں ناہید و کہکشاں
لیتا ہے ان ﷺ سے ماہِ منوّر چمک دمک

ایک طرف حاضری کی تڑپ اور بے چینی ہے تو دوسری طرف زائر کی واپسی اسے اور زیادہ بے چین و مضطرب کر دیتی ہے۔

آتی ہیں پیہم صدائیں سینۂ افگار سے
ہائے کیسے جائیں واپس کوچۂ سرکار ﷺ سے
سرورِ کون و مکاں ﷺ کے قدموں میں دے دے جگہ
اے خدا ہم کو بچالے نرغۂ اغیار سے
بارگاہِ شاہ ﷺ دیں میں تم سدا کہنا سلام
کہہ کے آیا ہوں وہاں کے گنبد و مینار سے

تنویر پھول نے حمد و نعت دونوں اصناف پر بھر پور توجہ کی ہے بلکہ وہ ہمیشہ یہی تبلیغ کرتے رہے ہیں کہ حمد بھی ضروری ہے اور نعت بھی ضروری ہے۔ قرآن پاک میں بھی حمد و نعت کی یکجائی ہے۔ اور کلمۂ طیّب میں بھی۔
تنویر پھول کے چند اشعار اسی تناظر میں ملاحظہ کیجیے۔

یہ تعلیم شریعت ہے بتاتی ہے طریقت بھی
خدا کی دل میں الفت ہو نبی ﷺ کی ہو محبت بھی

یہ ایسی شاعری ہے جذبۂ حسانؓ ہے جس میں
ثنا خوانی ادب بھی ہے ثنا خوانی عقیدت بھی

نبی ہوتا ہے نائب آیتِ قرآں سے ظاہر ہے
ہوئی ہے ختم آقا ﷺ پرنبوت بھی رسالت بھی

میں تنویر پھول کا ممنون ہوں کہ انہوں نے زیر نظر مجموعہ ''قندیل حرا'' کی اشاعت کی سعادت ''جہانِ حمد'' پبلی کیشنز کو سونپی۔ ''قندیل حرا'' کی اشاعت کے پر مسرت موقع پر میں تنویر پھول کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

آخر میں تنویر پھول کے چند خوبصورت اشعار آپ کے ذوق مطالعہ کی نذر کر رہا ہوں۔

کہیں ہے پھول کہیں ضوفشاں ستارہ ہے
خدا نے دنیا کو ان ﷺ کے لیے سنوارا ہے

کھلا ہے بابِ اجابت ، دعا ہوئی مقبول
خدا کو ان ﷺ کے وسیلے سے جب پکارا ہے

☆☆☆

دیکھتی ہے وادیٔ سینا کمالِ مصطفےٰ ﷺ
عرش پر معراج میں پہنچے نعالِ مصطفےٰؑ

آنکھ میں آئی نمی اور ٹپکے اشکوں کے گہر
پھولؔ ! دل میں آ گیا جب بھی خیالِ مصطفےٰؑ

یہ کائنات شہہﷺ بحر و بر کا صدقہ ہے
جہاں میں جو بھی ہے خیر البشرﷺ کا صدقہ ہے
نبی کے نام سے روشن ہے مشعلِ ایماں
دلوں میں نور محمدﷺ کے در کا صدقہ ہے
چمن میں نعت کے اے پھولؔ ہے بہار آئی
یہ باغِ طیبہ کے نخل و ثمر کا صدقہ ہے

☆☆☆

(نعتیہ دوہے)

باتیں ان ﷺ کی میٹھی میٹھی امرت رس ٹپکائیں
ان ﷺ کی جیون بپتی پر ہم واری واری جائیں
اپنی امت کے رکھوالے وہ ﷺ دکھیوں کے والی
دان ملے ان ﷺ کے چرنوں میں کوئی نہ جائے خالی

(نعتیہ ہائیکو)

دو جگ کے سلطان ﷺ
غارِ حرا کے حجرے میں
کرتے گیان دھیان

اُن کا دین اسلام
بتلایا عیسیٰؑ نے بھی
احمد ﷺ اُن کا نام !

☆

بے کس کے والی!
بولو اُن ﷺ کی چوکھٹ سے
کون گیا خالی !

☆

(نعتیہ رباعی)

سرکار ﷺ کے قدموں میں ملی ہے راحت
پائی ہے مدینے میں ہی ہم نے جنّت
اے کاش ! اسی خُلد میں رہنا ہو نصیب
ہم قیدِ وطن میں ہیں کہاں یہ قسمت

(نعتیہ قطعہ)

مجھ کو پامال کر گئی دنیا
جا کے طیبہ نگر میں سو جاؤں
میرے دل میں یہی تمنا ہے
اُن ﷺ کے قدموں کی خاک ہو جاؤں

☆☆☆☆☆

عرضِ شاعر

تنویر پھول

ثنا خواں ہوا جن کا ربِّ دو عالم
بھلا ان ﷺ کی مدحت کرے کیسے کوئی
خریدار یوسفؑ عوض سوت کے ہے
یہی پھولؔ احقر کی ہے نعت گوئی

نعتِ رسول مقبول ﷺ پر مشتمل مجموعہ ''قندیلِ حرا'' پیش خدمت ہے، اس مجموعے میں نعتوں کی تعداد ۹۲ ہے جو بحساب ابجد اسم پاک ''محمد ﷺ'' کا عدد ہے۔ یہ مجموعہ جہانِ حمد پبلی کیشنز کی جانب سے پیش کیا جارہا ہے جس کے روح رواں برادرم طاہر سلطانی ہیں جو ایک باعمل اور پُر خلوص شخصیت ہیں، ان ہی کی تحریک پر دو سال پیشتر میں نے مجموعہ حمد ''زبورِ سخن'' پیش کیا ہے جس میں اسم ذات ''اللہ'' کے عدد کی مناسبت سے حمدوں کی تعداد ۶۶ ہے۔ اس کا دیباچہ محترم حنیف اسعدی نے تحریر فرمایا ہے۔ ایک اور محترم دوست حرا فاؤنڈیشن پاکستان کے روح رواں برادرم شبیر احمد انصاری ہیں جنہوں نے ۱۹۹۷ء میں راقم الحروف کا حمد و نعت و منقبت پر مشتمل مجموعہ ''انوارِ حرا'' شائع کیا ہے جو تین سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے اس مجموعے میں سو سے زائد نعتیں اور تقریباً ساٹھ حمد و مناجات شامل اشاعت ہیں۔ ''انوارِ حرا'' کا دیباچہ پروفیسر ڈاکٹر نجم الہدیٰ صدر شعبہ اردو، فارسی و عربی، مدراس و بہار یونیورسٹی (بھارت) نے تحریر فرمایا ہے۔

زیرِ نظر مجموعے ''قندیل حرا'' کا دیباچہ محترم ڈاکٹر جمیل عظیم آبادی نے تحریر فرمایا ہے جو مجلس احبابِ ملّت کے زیر اہتمام ہر ماہ اپنے دولت کدے پر نعتیہ اور حمدیہ مشاعروں کا انعقاد کرتے ہیں ان کے دست راست جناب صدیق فتح پوری ہیں جو مجلس احبابِ ملّت کی ایک فعّال شخصیت ہیں۔

مذکورہ بالا محترم شخصیات کے علاوہ میں جناب ڈاکٹر خورشید خاور امرہووی، جناب حیرت الہ آبادی، جناب سہیل غازی پوری، جناب ڈاکٹر عزیز انصاری، جناب ادیب رائے پوری، جناب ڈاکٹر نظر کامرانی، جناب ڈاکٹر حسرت کاسگنجوی، جناب سلطان جمیل نسیم، جناب تاجدار عادل، جناب پروفیسر آفاق صدیقی، جناب پروفیسر منظر ایوبی، جناب پروفیسر رحمان خاور، جناب قمر وارثی، جناب بقا نظامی عظیم آبادی، جناب پرویز اختر، جناب پروفیسر محمد ظریف، جناب اسلم فریدی، جناب رئیس باغی، جناب رشید طرزی، جناب منصور ملتانی، جناب مسعود احمد برکاتی، جناب مظہر یوسف زئی، جناب اشرف بیتھوی، جناب امان اللہ نیّر شوکت، جناب افق دہلوی، جناب ماجد خلیل، جناب سجاد سخن، جناب گہر اعظمی، جناب راؤ عبداللہ عزمی، جناب ایوب عباسی، جناب آسی سلطانی، جناب ساجد امروہوی، جناب عبدالوحید تاج، جناب پروفیسر افتخار اجمل شاہین، جناب شاعر علی شاعر، جناب ریحان کراچوی، جناب طہور خان پارس، جناب عبدالجبار اثر، جناب حبیب احسن، جناب سید زاہد حیدر کا بھی تذکرہ کرنا چاہوں گا جو مجھ سے دلی محبت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو خوش رکھے۔

اس مجموعے کی ابتدا میں حمد باری تعالیٰ ہے جس میں اشعار کی تعداد اسم ذات ''اللہ'' کے عدد کی مناسبت سے ٦٦ ہے امید ہے کہ آپ اس کا بغور مطالعہ فرمائیں گے۔

آخر میں درخواست ہے کہ آپ اس حقیر بندے اور اس کے مرحوم والدین کو ہمیشہ دعائے خیر میں یاد رکھیں یہ عین کرم فرمائی ہوگی۔

تنویر پھول

☆☆☆☆☆

حمدِ باری تعالیٰ

(اسمِ ذات ''اللہ'' کے عدد کی مناسبت سے اشعار کی تعداد ۶۶ ہے)

پاک مولا ہے سب سے اعلیٰ ہے　　حمد ساری اُسی کو زیبا ہے
بندگی کا یہ اک طریقہ ہے　　حمد اللہ کا قصیدہ ہے
مصلحت اس کی کوئی کیا سمجھے　　توسنِ فہم پا شکستہ ہے
اس کی تعریف کی نہیں طاقت　　طائرِ فکر پر بریدہ ہے
سورۂ نصر کہتی ہے ہم سے　　حمد کہنا بھی اک فریضہ ہے
وہ ہے رحمٰن اور وہی ارحم　　ہم پہ رحمت کا جس کی سایہ ہے
وہ ہے واحد، احد، صمد، رافع　　اس کی قدرت کا سب کرشمہ ہے
رب کی تعریف لب پہ سرورﷺ کے　　یاد کیا تم کو فتحِ مکّہ ہے
حمد کرنا رسول ﷺ کی سنّت　　حمد رب میں نبی ﷺ کا خطبہ ہے
کوئی مانے اسے یا مت مانے　　رزق مولا سبھی کو دیتا ہے
آخرت میں نتیجہ نکلے گا　　کوئی جیتا ہے کوئی ہارا ہے
ذکر کرتا ہے اس کا خود خالق　　حمد صبح و مسا جو کرتا ہے
شکر کرنا اُسی کا ہے لازم　　جس کی ممنون ساری دنیا ہے
حمد کرتا ہے اپنے خالق کی　　طیر گلشن میں جو چہکتا ہے

ساری دنیا میں محترم سب سے — ارضِ بطحا ہے ارضِ طیبہ ہے
اک نشانی ہے ذاتِ آدمؑ کی — اُن کے جیسی مثال عیسیٰؑ ہے
سب پہ حاوی خدا کی ہے قدرت — حرفِ کُن امرِ حق تعالیٰ ہے
سرنگوں اس کے سامنے سب ہیں — سب سے اعلیٰ ہے سب سے اولیٰ ہے
اس کو چاہو وہ چاہتا ہے تمہیں — غور کرنے کی دوستو جا ہے
کیسے چھوڑے گا آخرت میں وہ — جو یہاں پر خیال رکھتا ہے
کیا مزیدار ہیں غذائیں دی — آب اس نے دیا مصفّا ہے
شاخِ گُل اس کو کرتی ہے سجدہ — ہر شجر یاں پہ سر خمیدہ ہے
سورہٗ مُلک کہتی ہے سب سے — دیکھ کیا آسماں میں رخنہ ہے
پاک ہے ذات حق تعالیٰ کی — ہر برائی سے وہ منزّہ ہے
اُس نے قرآن جو کیا نازل — سفرِ زیست کا وہ جادہ ہے
کچھ جو مانگوں تو اس سے ہی مانگوں — میرے دل کا یہی تقاضا ہے
تم بھی مانگو اسی سے اے یارو — جو خوشی سے ہر اک کو دیتا ہے
اس کو پایا قریب شہ رگ سے — مرکزِ دل سے جب پکارا ہے
اپنی حالت اسی سے کہتا ہوں — سب سے رکھتا جو میرا پردہ ہے
اس کی رحمت کی آس رکھتے ہیں — ہم کو اس کا بڑا سہارا ہے
زندگی رب سے جو رہے غافل — ایسا جینا بھی کوئی جینا ہے
حمد کرنا ہے لازمی مولا — حمد کہنا مرا عقیدہ ہے

تو ہے مسجود تو ہی ہے قبلہ — اور قبلہ نما یہ کعبہ ہے
دیکھتا بالیقیں ہے تو ہم کو — سامنے آنکھ کے مصلّیٰ ہے
سب ہیں اس کی مثال سے قاصر — تیرا قرآن وہ صحیفہ ہے
کوئی تُجھ کو سمجھ نہیں سکتا — شانِ قدرت تری یگانہ ہے
سر ہیں خم یاں پہ کج کلاہوں کے — تو ہی برتر ہے تو ہی بالا ہے
تیری تسبیح و حمد ہے اس میں — رعد آکاش پر گرجتا ہے
ارضِ بطحا میں ارضِ طیبہ میں — تیری رحمت کا مینہ برستا ہے
تیری صناعی کرتا ہے ظاہر — چرخ تاروں سے جگمگاتا ہے
علم والے ہیں جانتے تجھ کو — تیرے سجدے میں میرا خامہ ہے
تو عروج و زوال پر قادر — چرخ پر شمس روز ڈھلتا ہے
بے بصر دیکھنے سے عاری ہیں — چشم بینا میں تیرا جلوہ ہے
قل ہو اللہ سے ہے یہ ظاہر — تیرا ہمسر نہیں تو یکتا ہے
میری ہر بات ہے عیاں تجھ پر — مجھ سے بڑھ کر مجھے سمجھتا ہے
گردشِ وقت ہے ترے تابع — رات کو دن میں تو پروتا ہے
اپنے بندوں کا تو ہے رکھوالا — ساری مخلوق تیرا کنبہ ہے
آسمانوں کا اور زمیں کا نور — نور سے تیرے ہی اُجالا ہے
عکس ریزی ہے تیرے جلووں کی — قلبِ مومن وہ آبگینہ ہے
حکم تیرا سبھوں پہ ہے جاری — تو ہی حاکم ہے تو ہی آقا ہے

تو ہے حافظ عظیم اور اعلیٰ
سارے خطروں سے تو بچاتا ہے
شر سے ابلیس کے بچا مولا
مکرِ شیطاں سے ہم کو خدشہ ہے
جلوہ ہر سو ہے تیری قدرت کا
چاند سورج میں تو جھلکتا ہے
تیری وسعت سمائی ہے دل میں
میرے سینے میں تو دھڑکتا ہے
تیری رحمت کا لمس پا کر ہی
باغ میں غنچہ مسکراتا ہے
تو ہے رحمٰن بزمِ ہستی میں
تو ہی یارب رحیمِ عقبیٰ ہے
کوئی سرتابی کر نہیں سکتا
تیرا محکوم ذرّہ ذرّہ ہے
ہم کو یارب وہاں پہ پہنچادے
تیرے محبوب ﷺ کا جو گوشہ ہے
خود ہے تیرے نبی ﷺ نے فرمایا
تیری جنت کا وہ حدیقہ ہے
رزق دیتا ہے تو زمیں سے ہمیں
اور سمندر میں لحمِ تازہ ہے
تو ہے واحد وحید لاثانی
کوئی ہرگز نہ تیرے جیسا ہے
حق ادا کرنے سے ہیں ہم عاجز
بندگی کا عمل ادھورا ہے
درگزر اور عطا کے طالب ہیں
اپنے بندوں کا تو ہی داتا ہے
میں تو کچھ بھی نہیں ہوں اے مولا
تو نے انعام اپنا بخشا ہے
میں نکما ہوں اور ناکارہ
پھر بھی میرا بھرم تو رکھتا ہے
اس پہ رحمت کی ہو نظر ہر دم
پھولؔ تیرا حقیر بندہ ہے

❀❀❀❀❀

مدینے کی زمیں روشن وہاں کا آسماں روشن
ہیں طیبہ میں شہہ ﷺ بطحا کے قدموں کے نشاں روشن

دیارِ نور و نکہت میں شہہِ والا کے جلوے ہیں
ہوا انوارِ طیبہ سے مرے دل کا مکاں روشن

ہر اک ظلمت مٹی ہے فیض سے نورِ مجسّم ﷺ کے
مواجے پر جو پہنچے ہو گئے ہیں قلب و جاں روشن

اندھیرا ہی اندھیرا تھا یہاں شرک و ضلالت کا
سراپا نور جب آئے ہوا اُن ﷺ سے جہاں روشن

یقیناً فیض تھا یہ عشقِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا
ہوئی لحنِ بلالیؓ سے مدینے کی اذاں روشن

ضیا نورالہدیٰ کی چاند میں سورج میں تاروں میں
ہوئی ہے گردِ نعلین نبی ﷺ سے کہکشاں روشن

سخن ہے پھولؔ کا روشن ثنائے شاہِ ﷺ طیبہ سے
بفیضِ مدحتِ سرکار ﷺ ہے اس کا بیاں روشن

ارض و سما میں نامِ خدا کی ہے روشنی
طیبہ نگر میں صلِّ علیٰ کی ہے روشنی

صادق بھی ہیں امین بھی کہتا ہے یہ عدو
ہر سمت اُن ﷺ کے صدق و صفا کی ہے روشنی

فضلِ خدا ہے ، سرورِ عالم ﷺ کا فیض ہے
میرے لبوں پہ آج ثنا کی ہے روشنی

نامِ رسولِ ﷺ پاک پہ قربان جان و دل
سینے میں میرے اُن ﷺ کی وِلا کی ہے روشنی

اس میں علیؓ ، بتولؓ ، حسنؓ اور حسینؓ ہیں
اندر ردا کے آلِ عبا کی ہے روشنی

موسیٰؑ کی قوم ان سے گریزاں رہی سدا
یارانِ مصطفٰے ﷺ میں وفا کی ہے روشنی

اسمِ خدائے پاک سے آغازِ علم ہے
اے پھولؔ دل میں غارِ حرا کی ہے روشنی

جس شب کو معراج ہوئی وہ کتنی افضل رات ہوئی!
راز کھلا "ما اوحیٰ" سے یہ اُن ﷺ سے رب کی بات ہوئی!

نور جو تھا آدمؑ کی جبیں میں اس کو سِجدہ کر نہ سکا
جلوے سے اس نورِ ازل کے شیطاں کو کیا مات ہوئی

دورِ جہالت ختم ہوا جب آئے عرب میں شاہِ ﷺ عرب
دور ہوئی ہر ایک برائی نیکی کی بہتات ہوئی

سارے گلشن جھوم اٹھے اور پھولوں پر آیا جو بن
ان کی آمد سے دنیا میں رحمت کی برسات ہوئی

فتح مبیں مکے میں ہوئی سُلطانِ مدینہ واں آئے
ماہِ نبوّت کی ہمراہی تاروں کی بارات ہوئی

ساری خلقت کے سرور وجہِ تخلیق کون و مکاں
سب سے اعلیٰ بعد خدا کے پیارے نبی ﷺ کی ذات ہوئی

راہِ عدم پر پھولؔ چلا جب گلشنِ ہستی کو چھوڑا
زادِ سفر اس لمبے سفر میں نعتوں کی سوغات ہوئی

نعت در صنعتِ توشیح

(محمد ﷺ رسول اللہ)

م :- مشفق و مہرباں آپ ہیں یا نبی ﷺ
ح :- حامیٔ مومناں آپ ہیں یا نبی ﷺ
م :- مومنوں پر ہے رحمت بڑی آپ کی
د :- دور ہوتی ہے مسلم کی ہر بے کلی
ر :- رحمتِ دوجہاں آپ کا ہے لقب
س :- سارے عالم کی تخلیق کا ہیں سبب
و :- والیٔ بے کساں آپ ہیں بالیقیں
ل :- لطف کی آپ کے کوئی حد ہی نہیں
ا :- اب ہماری طرف بھی نظر کیجیے
ل :- لب پہ ہے التجا اس کو سن لیجیے
ل :- لیں ہماری خبر ، پھولؔ ہے کہہ رہا
ہ :- ہم پہ چشم کرم ہو حبیبِ ﷺ خدا

❁

کہہ دیا اللہ نے نور الہدیٰ سرکار ﷺ ہیں
تا قیامت انس و جاں کے رہنما سرکار ﷺ ہیں

آپ ﷺ ہیں نورِ ہدایت آپ ﷺ ہیں روشن چراغ
آیتِ قرآں ہے ختم الانبیاء سرکار ﷺ ہیں

رحمت للعالمیں ہیں صاحبِ خُلقِ عظیم
قولِ حق ہے لائقِ مدح و ثنا سرکار ﷺ ہیں

عبد ہیں اللہ کے لیکن شہنشاہِ ﷺ انام
جانتا ہے ربِّ عالم ہی کہ کیا سرکار ﷺ ہیں

کیوں نہ اقرا کی تجلی کا وہاں پر ہو ظہور
نور بخشِ گوشۂ غارِ حرا سرکار ﷺ ہیں

سنگ باری کر رہے ہو شرم کچھ آتی نہیں
اہلِ طائف ! دیکھو مصروفِ دُعا سرکار ﷺ ہیں

بوریا ، ٹوٹی چٹائی زیرِ پا عرشِ علیٰ
عیش کوشو ! بادشاہِ دوسرا سرکار ﷺ ہیں

آپ ﷺ سلطانِ دو عالم ہے غذا نانِ شعیر
بے کس و نادار کے حاجت روا سرکار ﷺ ہیں

دشمنوں پر رحم کھائے کردے جو ان کو معاف
کون ہے دل نے مرے فوراً کہا سرکار ﷺ ہیں

بے مثال و بے عدیل و منفرد ہر وصف میں
جان لو تُم بالیقیں بعدِ خدا سرکار ﷺ ہیں

آمدِ شہہ ﷺ سے کھِلے ہر سو اخوت کے گلاب
دل کے گلشن میں بہارِ جاں فزا سرکار ﷺ ہیں

پھولؔ خورشیدِ قیامت سے نہ خائف ہو ذرا
حشر کے میداں میں تیرا آسرا سرکار ﷺ ہیں

(پی ٹی وی پر پیش کی گئی)

❀❀❀

کرم کرم رحمتِ دو عالم رسولِ اکرم ﷺ رسولِ اکرم ﷺ
مزاجِ دنیا ہوا ہے برہم رسولِ اکرم ﷺ رسولِ اکرم ﷺ

کہیں ہے صوبہ کہیں ہے فرقہ یہاں ہے مسلم نے نام بدلا
کرم ہو گرنے لگا ہے پرچم رسولِ اکرم ﷺ رسولِ اکرم ﷺ

یتیموں اور بے کسوں کے والی نہ لوٹا کوئی بھی ہاتھ خالی
عطا و بخشش کا بے کراں یم رسولِ اکرم ﷺ رسولِ اکرم ﷺ

چٹائی اور بوریئے کا بستر مگر ہیں دونوں جہاں کے سرور
ہیں بعدِ رب سب سے ہی معظّم رسولِ اکرم ﷺ رسولِ اکرم ﷺ

ہے نعت گو پہلا ربِّ کعبہ لکھا جو عرش بریں پہ کلمہ
نظارہ کرتی تھی چشم آدمؑ رسولِ اکرم ﷺ رسولِ اکرم ﷺ

حضور ﷺ ہیں آپ نور اول بنایا اللہ نے مکمل
ہیں آپ مخلوق میں مکرم رسولِ اکرم ﷺ رسولِ اکرم ﷺ

کیا ہے پامال اس جہاں نے جگر کو زخمی کیا فغاں نے
عطا ہو افگار دل کا مرہم رسولِ اکرم ﷺ رسولِ اکرم ﷺ

جہاں میں سب نے کیا کنارا حضور ﷺ ہے آپ کا سہارا

نہ کوئی مونس نہ کوئی ہمدم رسولِ اکرم ﷺ رسولِ اکرم ﷺ
ہوا ہے تنگ اس پہ باغِ ہستی مواجے پہ آیا پھولؔ عاصی
کرم خدارا ہو اس پہ پیہم رسولِ اکرم ﷺ رسولِ اکرم ﷺ

❀❀❀

قطعہ

لولاک اُن ﷺ کی شان ہے اے پھولؔ شک نہیں
غایت ہیں کائنات کی اللہ کے حبیب ﷺ
قُربت ذرا یہ دیکھو "محمد رسول ﷺ" کی
دونوں طرف سے کلمے میں اللہ ہے قریب

☆☆☆☆☆

دیکھتی ہے وادیٔ سینا کمالِ مصطفیٰ ﷺ
عرش پر معراج میں پہنچے نعالِ مصطفیٰ ﷺ

نطقِ سرور ﷺ اہلِ عالم کے لیے نطقِ خدا
وحیِ رب ہے بے گماں صوت مقالِ مصطفیٰ ﷺ

بوریا ، ٹوٹی چٹائی ، زیرِ پا عرشِ علیٰ
عیش کوشو ! دیکھ لو مال و منالِ مصطفیٰ ﷺ

لہلہا اٹھا جہاں سب کو ملیں شادابیاں
برسی صحرائے عرب میں برشگالِ مصطفیٰ ﷺ

غُرفۂ سیرت کھلا ہے رہنمائی کے لیے
سامنے روشن ہیں سب کے ماہ و سالِ مصطفیٰ ﷺ

ساقیِ کوثر ﷺ بھی اس کو نوش فرماتے رہے
آبِ زم زم کو کہو آبِ زُلالِ مصطفیٰ ﷺ

معجزہ قرآن ان ﷺ کا اس کے اک اک لفظ سے
آج بھی دنیا میں روشن ہے جمالِ مصطفیٰ ﷺ

ملت فرعون اس کی آل ہے قرآں کہے
ملت اسلامیہ ساری ہے آلِ مصطفیٰ ﷺ

ان سے رکھنی ہے مودّت اجر میں تبلیغ کے
کربلا میں گلفشاں ہیں سب نہالِ مصطفیٰ ﷺ

دست قدرت نے بنایا ایک یکتا شاہکار
سارے عالم میں نہیں کوئی مثالِ مصطفیٰ ﷺ

دیکھنا ہے عشق کی معراج تو دیکھو انہیں
یہ اویسؓ مصطفیٰ ﷺ ہیں یہ بلالِؓ مصطفیٰ ﷺ

مال ناحق کھا رہا تھا دے دیا مظلوم کو
ڈر گیا بوجہل جب دیکھا جلالِ مصطفیٰ ﷺ

زنگ کھا کر گر گئی صمصام اہلِ کفر کی
بدر کے میداں میں چمکا جب ہلالِ مصطفیٰ ﷺ

گھر کا کوڑا اک ضعیفہ پھینکتی تھی آپ ﷺ پر
خُلق جب دیکھا ہوئی وہ پائمالِ مصطفیٰ ﷺ

ان کے قدموں سے لپٹ جائے گا ان کا امّتی
حشر کے میداں میں پائے جب وصالِ مصطفیٰ ﷺ

آنکھ میں آئی نمی اور ٹپکے اشکوں کے گہر
پھولؔ ! دل میں آگیا جب بھی خیالِ مصطفیٰ ﷺ

❀❀❀

یہ کائنات شہہ ﷺ بحر و بر کا صدقہ ہے
جہاں میں جو بھی ہے خیر البشر ﷺ کا صدقہ ہے
نبی کے نام سے روشن ہے مشعلِ ایماں
دلوں میں نور محمد ﷺ کے در کا صدقہ ہے
خدا کے رستے پہ چلتے ہیں جتنے اہل زمن
یہ فیض سارا اسی ﷺ راہبر کا صدقہ ہے
بلالؓ و بوذرؓ و سلمانؓ کو ملا جو کچھ
وہ بالیقیں مرے آقا ﷺ کے گھر کا صدقہ ہے
کمندیں چاند پہ ڈالی ہیں آج انساں نے
کرو جو غور یہ شقّ القمر کا صدقہ ہے
شرف ملا جو مواجے پہ حاضری کا تجھے
کرم یہ ان ﷺ کا ہے اُن ﷺ کی نظر کا صدقہ ہے
جہاں میں تُجھ کو جو عزّت ملی زمینِ عرب
سمجھ لے سب یہ نبی ﷺ کے نگر کا صدقہ ہے
چمن میں نعت کے اے پھولؔ ہے بہار آئی
یہ باغِ طیبہ کے نخل و ثمر کا صدقہ ہے

❀

کہا رب نے قرآں میں میرا نبیﷺ ہے سراجُ مُنیرا سراجُ مُنیرا
وہﷺ نورِ ازل آخری روشنی ہے سراجُ مُنیرا سراجُ مُنیرا
وہیﷺ ذات بے شبہ نورالہدیٰ ہے وہیﷺ ذات ہے جو کہ شمس الضحیٰ ہے
وہیﷺ ذات عالم میں حرف جلی ہے سراجُ مُنیرا سراجُ مُنیرا
قمر، کہکشاں، آفتاب اور انجم یہ ہیں خاک پائے شہہِﷺ دیں کی تابش
انہیںﷺ سے اجالا ہے اور چاندنی ہے سراجُ مُنیرا سراجُ مُنیرا
وہﷺ شاہد، مبشّر، نذیر اور داعی، یہ قرآن دیتا ہے اس کی گواہی
یہی فصلِ احزاب بھی کہہ رہی ہے سراجُ مُنیرا سراجُ مُنیرا
یہاں نور اقرا کا پھیلا ہوا ہے ازل کی تجلّی بھی جلوہ نما ہے
حرا میں صدا ہر طرف گونجتی ہے سراجُ مُنیرا سراجُ مُنیرا
وہﷺ ہیں شاہِ لولاک، مقصودِ ہستی، نہ ہوتے اگر وہﷺ تو کچھ بھی نہ ہوتا
انہیںﷺ کے تصدّق میں دُنیا بنی ہے سراجُ مُنیرا سراجُ مُنیرا
وہﷺ صدر العلیٰ ہیں وہﷺ کہف الوریٰ ہیں وہﷺ ہیں منبعِ نور بدرالدّجیٰ ہیں
انہیںﷺ سے ہوئی دور ہر بے کلی ہے سراجُ مُنیرا سراجُ مُنیرا
چلو پھولؔ! ہم سامنے انﷺ کے جائیں، مواجے پہ دل اپنا پُر نور کر لیں
بتاؤ وہاں نور کی کیا کمی ہے سراجُ مُنیرا سراجُ مُنیرا

شفیعِ محشر قسیمِ کوثر رسُولِ ﷺ اُمّی رسُولِ ﷺ اُمّی

ہمارے دونوں جہاں میں یاور رسُولِ ﷺ اُمّی رسُولِ ﷺ اُمّی

نبی ہزاروں جہاں میں آئے خدا سے رُتبے انہوں نے پائے

سبھوں سے اعلیٰ سبھوں سے بہتر رسُولِ ﷺ اُمّی رسُولِ ﷺ اُمّی

ہمارے ملجا ہمارے ماویٰ ، ہمارے مالک ہمارے مولا

خدا کے بعد آپ سب سے برتر رسُولِ ﷺ اُمّی رسُولِ ﷺ اُمّی

دیا ہے علم اس نے شاہ ﷺ دیں کو، علیم ہے جو خبیر ہے جو

ہیں علم کا بیکراں سمندر رسُولِ ﷺ اُمّی رسُولِ ﷺ اُمّی

ہے دونوں عالم کی بادشاہت مگر یہ تھی آپ ﷺ کی قناعت

چٹائی اور بوریئے کا بستر ، رسُولِ ﷺ اُمّی رسُولِ ﷺ اُمّی

خدا نے تاجِ بزرگی بخشا ، ہر اک نبی مقتدی ہے ان ﷺ کا

تمام پیغمبروں کے افسر رسُولِ ﷺ اُمّی رسُولِ ﷺ اُمّی

یہ کہہ رہا خود ہے ربِّ اکبر، نبی ﷺ کا اسوہ ہے سب سے بہتر

ہمارے ہادی ہمارے سرور رسُولِ ﷺ اُمّی رسُولِ ﷺ اُمّی

جو فصلِ احقاف و جن پڑھوگے تو دل سے یہ امر مان لوگے

ہیں بالیقیں انس و جاں کے رہبر رسُولِ ﷺ اُمّی رسُولِ ﷺ اُمّی

کہا جنوں نے یہ شہہ ﷺ سے حضرت ﷺ، نہ ہم ہیں جھٹلاتے رب کی نعمت

ہمیشہ کرتے ہیں شکرِ داور ، رسُولِ ﷺ اُمّی رسُولِ ﷺ اُمّی

عطا کی تم ﷺ کو خدا نے کوثر ، درود تم ﷺ پر سلام تم ﷺ پر

عدو تمہارا ﷺ ہوا ہے ابتر ، رسُولِ اُمّی رسُولِ اُمّی

کرم کرم رحمتِ ﷺ دو عالم ، پکارتا ہے بچشمِ پُر نم

مواجے پر آیا پھولِ احقر ، رسُولِ اُمّی ﷺ رسُولِ ﷺ اُمّی ﷺ

☆☆☆☆☆

قطعہ

کلمۂ طیّب کا پہلا نصف ہے عہدِ الست

دوسرا حصّہ ہے میثاقِ رسولانِ اُمم

سب رسولوں کی رسالت آپ ﷺ کے تابع رہی

آپ ﷺ شاہِ انبیاء ہیں آپ ﷺ سب میں محترم

رحمت سے انﷺ کی گلستاں معمورۂ حیات ہے
محسنِ کائنات بس میرے نبیﷺ کی ذات ہے
دل سے درود گر پڑھو حاصل ہو قُربتِ نبیﷺ
کثرت جو ہے درود کی موجبِ التفات ہے
آدمؑ کو مغفرت ملی ، کشتیِ نوحؑ بچ گئی
میرے نبیﷺ کے نام سے سب کو ملی نجات ہے
اسریٰ کی شب ہوا عیاں طالب ہے انﷺ کا خود خدا
قرباں ہزار دن ہوئے یہ رات ایسی رات ہے
قتلِ نبیﷺ کا قصد تھا مومن مگر بنے عمرؓ
مقبولِ بارگاہِ رب میرے نبیﷺ کی بات ہے
لولاک انﷺ کی شان ہے وہﷺ ہیں حبیبِﷺ کبریا
ان کا وجود بے گماں باعثِ کائنات ہے
پتھر پگھل کے موم ہیں آنکھوں سے آنسو ہیں رواں
میرے نبیﷺ کے قول میں شیرینیٔ نبات ہے
یہ عشق ایسا عشق ہے خالق ہے جس میں مبتلا
ہے عشق مصطفیٰﷺ ہی وہ جس کو ملا ثبات ہے
مقصود کائنات پر قرباں ہے پھولؔ بے گماں
قلب و جگر نثار ہیں ، انﷺ پر فدا حیات ہے

❁

ہے رضائے رب کا موجب مدحتِ خیر البشرﷺ
موجزن ہے دل میں بحرِ الفتِ خیر البشرﷺ

خواب میں ہی انﷺ کا جلوہ مجھ کو دکھلائے خدا
دل کو ہے بسمل بناتی فرقتِ خیر البشرﷺ

ایک ہی انسانِ کامل عرصۂ ہستی میں ہے
ساری دنیا میں ہے یکتا سیرتِ خیر البشرﷺ

سنگ باری کرنے والوں کو دعا دیتے رہے
بے مثال و بے بدل ہے رحمتِ خیر البشرﷺ

ہیں براق و رفرف و جبریلؑ جو سائیس ہیں
ہے شب معراج میں کیا شوکتِ خیر البشرﷺ

خاک پا سے عظمتیں عرش معلّٰی کو ملیں
عرش والے جانتے ہیں عظمتِ خیر البشرﷺ

ماہ کنعاں حال کیا ہوتا ذرا تو ہی بتا
دیکھ لیتی گر زلیخا صورت خیر البشرﷺ

ہیں وہ شہر علم بے شک گرچہ ہیں امّی لقب

سارے عالم میں ہے یکتا حکمتِ خیر البشر ﷺ
حرص ہے بہبودِ اُمّت کی انہیں ﷺ رب نے کہا
مومنو : تم پر بہت ہے شفقتِ خیر البشر ﷺ
ہے مشامِ جاں معطّر کوچۂ سرکار ﷺ میں
خاک طیبہ میں بسی ہے نکہتِ خیر البشر ﷺ
نامِ سرور ﷺ چھوڑ کر فرقہ پرستی میں پھنسے
اس سبب سے خوار ہے اب اُمّتِ خیر البشر ﷺ
چھوڑ یہ دنیائے اسفل اُن ﷺ کے قدموں سے لپٹ
قلب کو ہے آرزوئے قربتِ خیر البشر ﷺ
پھولؔ بھر لے اپنا دامن شاہ ﷺ کے دربار سے
خالی لوٹاتا نہیں ہے عادتِ خیر البشر ﷺ

❁

نائبِ ربُّ العلیٰ اے محسنِ انسانیت
شافعِ روزِ جزا اے محسنِ انسانیت
انبیا سارے گواہی آپ ﷺ کی دیتے رہے
تاجدارِ ﷺ انبیا اے محسنِ انسانیت
نوح کی کشتی پہ لکّھا نامِ نامی آپ ﷺ کا
آپ ﷺ ان کے نا خدا اے محسنِ انسانیت
ماؤں کی حرمت نہ تھی اور بیٹیاں ہوتیں ہلاک
حشر تھا ہر سو بپا اے محسنِ انسانیت
آدمی تھا جانور ، تکریم انساں کا سبق
آپ ﷺ نے آکر دیا اے محسنِ انسانیت
دین کامل ہوگیا اب آپ ﷺ ہی ہیں بے گماں
تاقیامت رہنما اے محسنِ انسانیت
مسجدِ اقصیٰ میں سارے انبیا تھے مقتدی
آپ ﷺ سب کے مقتدا اے محسنِ انسانیت
دستگیری دونوں عالم میں مری فرمایئے
لب پہ ہے یہ التجا اے محسنِ انسانیت
گلشنِ ہستی میں آقا ﷺ پھولؔ پژمُردہ ہے اب
اس پہ رحمت کی ردا اے محسنِ انسانیت

امّیدِ کرم آپ ﷺ سے مکّی مدَنی ہے
رحمت کا عطا جام ہو کہ تشنہ لبی ہے
نظّارے سے محروم نہیں چشم بصیرت
طیبہ میں سجا آج بھی دربارِ نبی ﷺ ہے
دیتے ہیں وہاں حاضری کثرت سے ملائک
جنت سے بھی بہتر مرے آقا ﷺ کی گلی ہے
سر پر ہے ترے تاجِ حرا وادیٔ مکہ
سرکار ﷺ کے قدموں سے ہی عزّت یہ ملی ہے
کچھ فرق نہیں اسود و احمر میں یقیناً
انسان کو پیغامِ رسُولِ عَرَبی ﷺ ہے
اللہ عطا کرتا ہے وہ ﷺ قاسِمِ نعمت
سرکار ﷺ کے دربار میں کوئی نہ کمی ہے
حکمت کا خزانہ ہے یہ قرآن اور سنت
امّت پہ مگر چھائی ہوئی بے خبری ہے
اے نورِ مجسّم ! ہو عطا نور کا صدقہ
ظلمت ہے ضلالت کی یہاں تیرہ شبی ہے
در پر ہے کھڑا پھولؔ شہا ﷺ ! چشمِ کرم ہو
سر اِس کا جھکا یاں پہ ہے آنکھوں میں نمی ہے

زمینِ طیبہ پہ چشمِ نم سے گرے بصد احترام آنسو
بہا رہا ہے نبی ﷺ کے در پر نبی ﷺ کا ادنیٰ غلام آنسو

ٹھہر جا اے گردشِ زمانہ نفَس ہے گم اشک بہہ رہے ہیں
نبی ﷺ کی چوکھٹ پہ پیش کرنے لگے ہیں اپنا سلام آنسو

یقیں ہے دل کو قبولیت کا شرَف ہے بخشا نبی ﷺ نے ان کو
بہے مواجے کے سامنے جو نہیں ہیں ہرگز وہ عام آنسو

نبی ﷺ کی الفت میں جو بہے ہیں سلام پڑھ کر درود پڑھ کر
سقر کی آتش پہ کردیے ہیں خدا نے ایسے حرام آنسو

انہیں ﷺ ہے پیاری تمام امّت ہے لازم اس کا لحاظ رکھنا
ہماری بخشش کی خاطر آقا ﷺ بہاتے تھے صبح و شام آنسو

حرم سے نکلا چلا جو طیبہ ہوا نے کچھ چشم نم سے پوچھا
کہا یہ دل نے کہ لے گئے ہیں نبی ﷺ کی جانب پیام آنسو

یہ التجا پھولؔ کی ہے یارب مدینہ بارِ دگر دکھا دے
نبی ﷺ کی فرقت میں اس کی آنکھوں سے بہہ رہے ہیں مدام آنسو

خاکِ پائے شہنشاہِ معراج ﷺ سے پا گیا بالیقیں آسماں رفعتیں
مرغِ سدرہ بھی حیرت سے تکتا رہا، اس نے دیکھی تھیں ایسی کہاں رفعتیں

گر تلاوت کرو دل سے اے مومنو جنّ و احقاف و رحمٰن کی سورتیں
ہوگا ظاہر بفیضِ شہہ ﷺ انس و جاں رب سے پاتے ہیں سب انس و جاں رفعتیں

آسماں پر کواکب کی ہے جو ردا اس پہ روشن ہوئے ہیں جو شمس و قمر
درحقیقت ہیں سب اُن ﷺ کے نقش قدم یعنی افلاک پر ضوفشاں رفعتیں

رب نے قرآن میں خود ''رفعنا'' کہا ذکرِ شاہِ ﷺ امم گوشے گوشے میں ہے
مدحتِ شانِ سلطانِ ﷺ کونین میں ہوگئی خود ہیں رطب اللّساں رفعتیں

ہیں وہ ﷺ انسانِ کامل شہہ ذی حشم ان ﷺ کی توصیف لکھتے ہیں لوح و قلم
رفعتوں کی کوئی ان ﷺ کی حد ہی نہیں ہوگئیں ان ﷺ سے عظمت نشاں رفعتیں

سنگ باری کے بدلے میں لب پر دعاؤں کے پیاسوں کو بخشی اماں شاہ ﷺ نے
اسوۂ پاکِ خیرالبشر ﷺ سے ہوئیں نوعِ انساں کی ہر سُو عیاں رفعتیں

ان ﷺ کی چشمِ کرم کا ہی یہ فیض ہے اس طرف ہوگیا فضلِ ربُّ العلیٰ
پھولؔ کے لب پہ ان ﷺ کی ثنا آگئی جس سے پانے لگا گلستاں رفعتیں

ہم گنہگاروں پر ہے کرم آپ ﷺ کا اے شفیعِ امم ﷺ اے حبیبِ خدا ﷺ
نام ہے دافعِ رنج وغم آپ ﷺ کا اے شفیعِ امم ﷺ اے حبیبِ خدا ﷺ

دور دنیا سے سارا اندھیرا ہوا آپ ﷺ شمس الضحیٰ آپ ﷺ بدرالدجیٰ
نور چمکا حرا تا حرم آپ ﷺ کا اے شفیعِ امم ﷺ اے حبیبِ خدا ﷺ

طور سینا ہی موسیٰؑ کی منزل رہی رک گئے سدرہ پر آکے جبریلؑ بھی
عرشِ اعظم پہ نقشِ قدم آپ ﷺ کا اے شفیعِ امم ﷺ اے حبیبِ خدا ﷺ

عظمتیں پا گئے زیدؓ و سلمانؓ یہاں اور بلالِؓ حبش بھی ہوئے کامراں
ہر گدا بالیقیں ذی حشم آپ ﷺ کا اے شفیعِ امم ﷺ اے حبیبِ خدا ﷺ

دیکھا آدمؑ نے عرشِ بریں پر لکھا ساتھ ہی اسم تحریر اللہ کا
نامِ نامی بڑا محترم آپ ﷺ کا اے شفیعِ امم ﷺ اے حبیبِ خدا ﷺ

مثلِ جنت مدینے کی بستی ہوئی سلسبیل اور تسنیم ہیں آپ کی
حوض کوثر کا باغِ ارم آپ ﷺ کا اے شفیعِ امم ﷺ اے حبیبِ خدا ﷺ

انبیا مقتدی آپ ﷺ ہیں مقتدا حشر میں سب کے سب ہوں گے زیرِ لوا
سب پہ سایہ فگن ہے علم آپ ﷺ کا اے شفیعِ امم ﷺ اے حبیبِ خدا ﷺ

راحتِ بے کساں اور تسکین جاں بالیقیں آپ ﷺ ہیں رحمت دو جہاں
موجزن لطف و رحمت کا یم آپ ﷺ کا اے شفیع امم ﷺ اے حبیبِ خدا ﷺ

مصطفیٰ ہیں بشیر و نذیر آپ ہیں مجتبیٰ ہیں سراجِ منیر آپ ﷺ ہیں
یہ عرب آپ ﷺ کا اور عجم آپ ﷺ کا اے شفیع امم ﷺ اے حبیبِ خدا ﷺ

ذات واحد کا دنیا میں چرچا ہوا سارے اصنام سے پاک کعبہ ہوا
فتح مکہ ہے کارِ اہم آپ ﷺ کا اے شفیع امم ﷺ اے حبیبِ خدا ﷺ

آپ ﷺ ممدوحِ رب آپ ﷺ شاہِ عرب عاجز اہلِ عجم کی زباں اور لب
کیا قصیدہ کریں ہم رقم آپ ﷺ کا اے شفیع امم ﷺ اے حبیبِ خدا ﷺ

پھولؔ کے لب پہ ہے وردِ صلِّ علیٰ اس کو پامال دنیا نے ہے کر دیا
نام لیتا ہے یہ دم بدم آپ ﷺ کا اے شفیع امم ﷺ اے حبیبِ خدا ﷺ

آخری جو صحیفہ ہے اللہ کا اس کا ہے سیرتِ مصطفیٰ ﷺ آئنہ
نورِ عشقِ نبی ﷺ سے منور ہو دل تاکہ پا جائے دائم جلا آئنہ

بعثتِ خاتم ﷺ الانبیاء جب ہوئی رستۂ حق پرستی ہُوا آئنہ
آپ نورالہدیٰ آپ ﷺ کی زندگی آئنہ آئنہ آئنہ آئنہ

سامنے جب مواجے کے ہم آ گئے قربتِ مصطفیٰ ﷺ کا ہوا یہ اثر
عکس ریزی ہوئی قطرۂ اشک میں دل کا پانے لگا واں ضیا آئنہ

آپ ﷺ نے ایسا درسِ اخوت دیا خُوں کے پیاسے جو تھے بھائی بھائی بنے
ہر کدورت مٹی شرک اور کفر کی آپ ﷺ نے سب کو آ کر کیا آئنہ

دیکھو ششدر ہوئے ہیں ملائک سبھی طائرِ سدرہ بھی آج حیران ہے
شاہِ معراج کی رفعتیں دیکھ کر بن گئے ہیں یہ ارض و سما آئنہ

جلوہ ریزی جو غارِ حرا میں ہوئی گوشہ گوشہ وہاں کا منوّر ہوا
چشمِ دل سے یہی ہم کو آیا نظر بن گیا ہے مجسم حرا آئنہ

بس یہی ہے تقاضائے حبِّ نبی ﷺ اسوۂ مصطفیٰ ﷺ پر سدا ہم چلیں
ان ﷺ کی سیرت پہ کتنا عمل ہے کیا پھولؔ تو اپنے دل کو دکھا آئنہ

نبی ﷺ کے در پہ آئے آنکھ اپنی شبنمی لے کر
وہاں سے آگئے ہم راہِ حق کی آگہی لے کر

زیارت چہرۂ اقدس کی ہو، یہ بے قراری ہے
یہ سمجھے تھے کہ ہم آئیں گے تسکینِ دلی لے کر

خدا کو چھوڑ کر پتّھر کی پوجا کر رہے تھے سب
حضور ﷺ آئے جہاں میں ہیں شعورِ بندگی لے کر

ہدایت کے لئے دنیا کی اترے کوہِ فاراں سے
دیانت اور امانت حق پرستی، راستی لے کر

صحائف پہلے جو نازل ہوئے منسوخ ہیں سارے
سنو ختم الرسل ﷺ آئے کلامِ دائمی لے کر

یہ دنیا تیرہ و تاریک تھی تشریف لے آئے
حرا کے غار سے وہ ﷺ معرفت کی روشنی لے کر

ہوا تھا پھول پژمردہ جو طیبہ کی ملی شبنم
یہ لوٹا ہے وہاں سے زندگی اور تازگی لے کر

گنبدِ خضرا کو دیکھا جاگ اٹھا اپنا نصیب
ہے کرم ربّ العُلیٰ کا ہو گیا طیبہ نصیب

اپنی چشمِ بے بصیرت پائے گی تازہ حیات
خاک پائے مصطفیٰ ﷺ کا ہو اگر سرمہ نصیب

بالیقیں حُبِّ نبی ﷺ ایمان کی بنیاد ہے
ان ﷺ کی آمد سے ہوا توحید کا کلمہ نصیب

بے کسوں کی دستگیری کس نے کی اس دہر میں
بے نواؤں کو یتیموں کو ہوا ملجا نصیب

طور پر موسیٰ کلیم اللہ بھی غش کھا گئے
جز محمد مصطفیٰ ﷺ کس کو ہوا جلوہ نصیب

خود کرے فاقے مگر بھوکوں کو دیتا ہو طعام
ایسا انساں دوسرا تجھ کو ہوا دنیا نصیب ؟

نوعِ انساں کو دیا کس نے محبت کا سبق
خوں کے پیاسوں کو اخوت کا ہوا رشتہ نصیب

گردِ نعلینِ رسولِ ﷺ پاک مل جائے اگر
میرے سر کو عرشِ اعظم کا سا ہو رتبہ نصیب

ان ﷺ کے صدقے میں خدا سے نعمتیں سب مانگ پھولؔ
اس میں کوئی شک نہیں چمکائے گا مولا نصیب

۞

کاش قسمت میں خدا لکھ دے منوّر سلسلے
راہِ بطحا ، راہِ طیبہ کے منوّر سلسلے

سنگِ اسود باب کعبہ ملتزم ، غارِ حرا
قریۂ سرکارﷺ کے پیارے منوّر سلسلے

نور قرآنِ مبیں ہے نور ہیں سرکارﷺ بھی
ربِّ عالم نے ہمیں بخشے منوّر سلسلے

رحمت للعالمیں ﷺ کی ذات ہے فخرِ بشر
نوعِ انساں کو ملے ان ﷺ سے منوّر سلسلے

نور تھے جبریلؑ لیکن تاب ان کو بھی نہ تھی
منزل سدرہ سے آگے تھے منوّر سلسلے

صاحبِ معراج کی گردِ سفر ہے کہکشاں
آپﷺ ہی کی راہ میں آئے منوّر سلسلے

بے کسوں پر رحم و شفقت دشمنِ جاں پر کرم
سیرتِ سرورﷺ میں ہیں کیسے منوّر سلسلے

حمدِ رب اور نعت احمد ﷺ میں رہا مشغول وہ
پالیے ہیں جس سخنور نے منوّر سلسلے

ہے ثنائے سرورِ کونین ﷺ میں رب کی ثنا
پھولؔ نے اس راہ میں پائے منوّر سلسلے

(روضۂ رسول ﷺ کے سامنے)

فضلِ خدا ہُوا ہے قسمت سنور گئی ہے
فرقت کی شب کرم سے اس کے گزر گئی ہے
دربارِ مصطفےٰ ﷺ میں آیا ہوں سر جھکائے
چھائے ہوئے ہیں مجھ پر رحم و کرم کے سائے
آنکھوں سے آنسوؤں کے چشمے ابل رہے ہیں
ارمان سارے دل کے یاں پر نکل رہے ہیں
اے کاش دیکھ سکتا آنکھوں سے اُن ﷺ کا جلوہ
پتلی میں میں بساتا اُن ﷺ کا حسین چہرہ
لاکھوں سلام ان ﷺ پر لاکھوں درود اُن ﷺ پر
آقا ﷺ ہیں جو ہمارے محشر میں ہوں گے یاور
اک کیف سا ہے طاری، اک بے خودی ہے چھائی
گہرائیوں سے دل کی آواز ہے یہ آئی
روضے کی جالیوں پر ہو جا نثار ، مرجا
اے پھول برگ بن جا طیبہ میں تو بکھر جا

❀

عنایت بڑی ہو یہ ربُّ العلیٰ کی
ملے گر غلامی درِ مصطفیٰ ﷺ کی
خدا نے انہیں ﷺ ایسی رفعت عطا کی
بساط ان ﷺ کی ٹھوکر میں ارض و سما کی
یہ کہہ کے رکا عرش پر مرغِ سدرہ
بھلا کوئی حد ان ﷺ کے ہے ارتقا کی
کلامِ خدا ہے کلامِ محمد ﷺ
اطاعت نبی ﷺ کی اطاعت خدا کی
ہدایت کی جو روشنی یاں ہے پھیلی
یہ ساری تجلّی ہے نورالہدیٰ ﷺ کی
قسم کھائی رب نے ہے والیل کہہ کر
یہ ہے شان آقا ﷺ کی زلف دوتا کی
کہا عائشہؓ نے ہوا دور اندھیرا
ہوئی گھر میں آمد جو بدرالدجیٰ ﷺ کی
عمل اسوۂ شاہ ﷺ پر کیوں نہیں ہے ؟

ہوا آج امّت سے قرآن شاکی
یہ ''اقرا'' کی آیت جو ہے وحی اوّل
شعاعِ ہدایت ہے غارِ حرا کی
ہے سایہ فگن سر پہ دامانِ احمدﷺ
نہیں فکر گر ہو تمازت بلا کی
شہہﷺ دیں کی فرقت میں بے چین ہے یہ
دعا سُن لے یارب دلِ غمزدہ کی
فنا شہہﷺ کے قدموں میں ہوجائیں گے ہم
نہیں جستجو ہم کو آبِ بقا کی
فدا شاہ پر ہو نہ دل یاں لگاؤ
کہ ہے پھوؔل اسفل یہ دنیائے خاکی

(غیر منقوط نعت)

احمدﷺ حامد اور مکرم
مرسلِﷺ اکرم سرورِﷺ عالم
اسم محمدﷺ اعلیٰ اولیٰ
وہ ہے ہوا ممدوح مولیٰ
مسلم عاصی کے وہﷺ سہارے
حامی ہوئے سرکارﷺ ہمارے
ہر رہرو اس در کا سوالی
راہ دکھائے ہادیٔ عالی
والی ماویٰ ہے وہ ہمارا
اسمِ محمدﷺ دل کا سہارا
وہ عالی ہے وہ اعلیٰ ہے
اس سے طلوعِ ماہِ حرا ہے
اس کی مہک اطہر و معطر
عالمِ کامل ، مرسلِﷺ داور
وہ ہے مدادِ کلک الٰہی
اور صراطِ مہر کا راہی
مسعودِ عالم اسم اسﷺ کا

محمودِ آدمؑ اسم اس ﷺ کا
اللہ اللہ اس ﷺ کے کرم سے
دور ہوئے دکھ کلمہ گو کے
رحم و کرم اور عدل ہے اعلیٰ
کُل کا ہے دل کملی والا
عالی ہے سرکارِ دو عالم
اور احمد ﷺ سردارِ دو عالم
وہ ﷺ محمود ، مکرم ، عادل
وہ ﷺ امّی طٰہٰ اور کامل
احمد ﷺ ، اوّل اور ولی وہ ﷺ
داعی ، مدعو اور ماحی وہ ﷺ
اولیٰ ، مطہّر اور محرّم
آمر ، مرسل ہادیٔ عالم
لاکھوں درودوں کی دو سلامی
اعلیٰ ہے وہ اسم گرامی
مدحِ محمد ﷺ کے ہم عادی
دل کی کلی ہے اس سے کھلا دی

✿

ہر طرف پھیلی ہوئی ہے مصطفیٰ ﷺ کی روشنی
فیض سے ان ﷺ کے ہے توحیدِ خدا کی روشنی

منتخب ان ﷺ کو کیا اللہ نے کلمہ دیا
ذاتِ سرور ﷺ کو عطا کی رب نے پاکی، روشنی

کرگئی سب ظلمتیں کافور اُن ﷺ کے فیض سے
وادیٔ بطحا میں قندیلِ حرا کی روشنی

نور اوّل کو کیا تخلیق یوں اللہ نے
رہتی دنیا تک رہے گی ابتدا کی روشنی

ہادیٔ دوراں ہے ان ﷺ کی ذات اور قرآن سے
آج بھی دنیا میں ہے نورالہدیٰ ﷺ کی روشنی

اہلِ بیتِ مصطفیٰ ﷺ اللہ کو محبوب ہیں
دل میں ہردم ہے مرے ان کی ولا کی روشنی

ساتھ خود اللہ تھا سرکار ﷺ اور صدیق رضی اللہ عنہ کے
ثور کے ذرّوں سے آتی ہے وفا کی روشنی

ہوگئے بے نور مہر و ماہ جب یومِ نشور
عرصۂ محشر میں ہے ان ﷺ کے لوا کی روشنی

فضل ہے اللہ کا سرکار ﷺ کا ہے یہ کرم
ہے زبانِ پھول پر حمد و ثنا کی روشنی

امتی پر ہے سدا سایہ فگن
پرچمِ نورالہدیٰ ﷺ سایہ فگن
حشر کے دن فضل سے اللہ کے
آپ ﷺ کا دامن ہوا سایہ فگن
جب لیا نامِ محمد ﷺ دھوپ میں
ابرِ رحمت ہوگیا سایہ فگن
آسماں قائم ہے اس کے فیض سے
آپ ﷺ کا ہے نقشِ پا سایہ فگن
ہے اشارہ آیۂ واللیل میں
ہوگئی زلفِ دوتا سایہ فگن
جب پڑھا صلِّ علیٰ فوراً ہوئی
رحمتِ ربُّ العلیٰ سایہ فگن
آپ ﷺ کی تعلیم کا روشن سحاب
دہر میں ہے جابجا سایہ فگن

آپ سے پہلے اندھیرا ظلم کا
صنفِ نازک پر رہا سایہ فگن
ہوگیا ہر بیکس و مظلوم پر
دامنِ کہف الوریٰ ﷺ سایہ فگن
عالمِ انسانیت پر آج بھی
ہے کرم سرکار ﷺ کا سایہ فگن
زائرِ طیبہ کو ہر ہر گام پر
دامنِ رحمت ملا سایہ فگن
ہے عطا رب کی ہُوا ہے پھولؔ پر
فیضِ عشقِ مصطفیٰ ﷺ سایہ فگن

☆☆☆☆☆

قطعہ

غُلام آپ ﷺ کے در پہ آیا ہے مولا ﷺ
کرم کی نظر اس پہ بھی ہو خُدارا
اسی آرزو میں تھا تڑپا مرا دل
کروں سبز گنبد کا میں بھی نظارا

سرورِ کون و مکاں ہیں کیا ہے رتبہ آپ ﷺ کا
ہے لقب مدثرؔ و یٰسین و طٰہٰ آپ ﷺ کا

آپ ﷺ کی فرقت میں میرا قلب ہے بسمل ہوا
یا الٰہی خواب میں ہی دیکھوں جلوہ آپ ﷺ کا

باعثِ تخلیقِ عالم آپ ﷺ ہی کی ذات ہے
آپ ﷺ محبوبِ خدا ہیں ربّ کعبہ آپ ﷺ کا

رشک کرتے ہیں کلیمؑ طور سینا آپ ﷺ پر
عرشِ اعظم آپ ﷺ کا ہے اوجِ سدرہ آپ ﷺ کا

دستگیرِ بے کساں اور چارہ سازِ بے نوا
بے نواؤں بے کسوں کو ہے وسیلہ آپ ﷺ کا

آپ ﷺ پر قرآن اترا ا ریب سے جو پاک ہے
اہلِ عالم کے لئے ہے ایک تحفہ آپ ﷺ کا

ا سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات

جو بلالؓ و بوذرؓ و سلمانؓ و عثمانؓ کو ملا
مانگتے اللہ سے ہیں ہم وہ صدقہ آپ ﷺ کا

آپ ﷺ کا مزمّل و شاہد ، مبشّر ہے لقب
حق تعالیٰ ہی کو ہے معلوم درجہ آپ ﷺ کا

دونوں سے تسکین ملتی ہے دل افگار کو
کعبہ گھر اللہ کا ہے اور طیبہ آپ ﷺ کا

ہے خطا کا بار سر پر آنکھ سے آنسو رواں
آسرا ہے آسرا شاہِ ﷺ مدینہ آپ ﷺ کا

اک نگاہِ لطف و رحمت پھولؔ پر بہر خدا
چشم پرنم لے کے آیا ہے یہ شیدا آپ ﷺ کا

یہاں پہ آگئے رودادِ بے کسی لے کر
کرم کی آرزو ، آئے ہیں امّتی لے کر

نبی ﷺ کے در پہ مقدّر نے جس کو پہنچایا
یہاں سے جاتا نہیں ہاتھ وہ تہی لے کر

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعلِ پاک رسول ﷺ
کریں گے دنیا میں کیا تاجِ خسروی لے کر

خطا معاف کرادیں گے حق تعالیٰ سے
تُو در پہ ان ﷺ کے پہنچ آنکھ میں نمی لے کر

کرم کی ہم پہ نظر ان ﷺ کے صدقے میں مولا
ہم آئے قلب میں ہیں الفتِ نبی ﷺ لے کر

خدا کی ذات کا عرفان بخشنے آئے
حرا کے غار سے وہ ﷺ شمع آگہی لے کر

جبینِ آدم خاکی میں نور تھا ان ﷺ کا
حضور ﷺ آئے ہیں اے پھولؔ روشنی لے کر

عطا سکونتِ دائم کریں مدینے میں
فگارِ قلب تڑپتا بہت ہے سینے میں

ہے دل سے دور بہت میرے آتشِ دوزخ
نبی ﷺ کا نام منقش ہے اس نگینے میں

سلامی دے کے گزر جائے گا ہر اک طوفاں
لکھا ہے اسمِ محمد ﷺ مرے سفینے میں

تڑپ رہے ہیں جدائی میں ان ﷺ کی ہم ہردم
فراقِ شہہ ﷺ میں نہیں لطف کچھ ہے جینے میں

وطن کی قید نے محصور کردیا ہم کو
بلالیں روح کے طائر کو اب مدینے میں

نبی کا جسم معطر ہے طاہر و اطہر
مہک جناں کی ہے سرکار ﷺ کے پسینے میں

نبی ﷺ کے اسوۂ احسن پہ ہو عمل ہر دم
طریقہ زیست کا آجائے گا قرینے میں

اسی سبب سے ہے پیارا بہت یہ ماہِ صیام
کلام ان ﷺ کو دیا رب نے اس مہینے میں

ہے گوشہ گلشن فردوس کا یہاں اے پھول
ریاضِ مسجدِ سرور ﷺ میں آ شینے میں

۞

علم و عمل کی روشنی آپ ﷺ کے دم قدم سے ہے
قلب و نگہہ کی آگہی آپ ﷺ کے دم قدم سے ہے
وحدت کی روشنی سے ہی کی دور ساری گمرہی
دنیا میں رب کی بندگی آپ ﷺ کے دم قدم سے ہے
کلمے میں نام آپ ﷺ کا ، نامِ خدا سے ہے ملا
عرفانِ رب کی سرخوشی آپ ﷺ کے دم قدم سے ہے
کنزِ خفی عیاں ہوا از خلقِ نورِ مصطفیٰ ﷺ
سچ ہیں یہاں پہ زندگی آپ ﷺ کے دم قدم سے ہے
ہے بے نیاز ذاتِ رب زیبا اسے بڑائی سب
بعد اس کے ساری برتری آپ ﷺ کے دم قدم سے ہے
جب آئے واں پہ مصطفیٰ ﷺ یثرب مدینہ بن گیا
باغِ جناں کی ہمسری آپ ﷺ کے دم قدم سے ہے

یاں بھی سہارا آپ کا واں بھی سہارا آپ ﷺ کا
دونوں جہاں کی بہتری۔آپ ﷺ کے دم قدم سے ہے
غم خوار ہیں گداؤں کے ملجا ہیں بے نواؤں کے
دل کا سکونِ دائمی آپ ﷺ کے دم قدم سے ہے
پژمردہ پھول کیوں رہے، بخشیں گے وہ ﷺ حیات اسے
گلشن میں گل کی تازگی آپ ﷺ کے دم قدم سے ہے

☆☆☆☆☆

قطعہ

بساط میری نہیں ہے کچھ بھی!
دیا ہے جو کچھ دیا ہے اُس نے!
مجھے ہے بخشی نبی ﷺ کی اُلفت
مجھے ثنا گو کیا ہے اُس نے!

(غیر منقوط نعت)

مدارالمہام اور امامِ رُسل
معطّر معطّر وہ ﷺ مکہ کا گل
مکمل ہوئی وحی اس کے لئے
وہ سرِّ الٰہی مدد وہ ﷺ کرے
رسولِ ﷺ ہدیٰ کا ہوا ہے کرم
ملی ہم کو اے دل حدودِ حرم
سدا دل مرا اسم احمد ﷺ کہے
صدا آئے صلِّ علیٰ کی اسے
کرو ورد اسمِ محمد ﷺ مدام
ہے اس کے لئے ہی درود و سلام
ہے اسم اس کا ہی روحِ مسلم سدا
اسی کا الٰہی کو دو واسطہ
ہے اسمِ محمد ﷺ ہی رحم و کرم
اسی سے مداوائے درد و الم
مکمل ہوا اس سے اسلام ہے
صراطِ ہدیٰ اس کا ہر گام ہے
عطائے الٰہی ہے اس کی گلی
کلی دل کی ہردم ہے آکر کھلی
کرم ہو کرم اے رسولِ ﷺ ہدیٰ
ہر اک دکھ کی اور درد کی دو دوا
عطائے الٰہی کرم کا حصول
کہ ہم ہوگئے محوِ مدحِ رسول ﷺ

گنبدِ خضرا کے دل سے مٹ نہیں سکتے نقوش
شیشۂ دل پہ منقش ہوگئے پیارے نقوش

آپ ﷺ قرآنِ مجسم ، ہے یہ قولِ عائشہؓ
ضوفشاں قرآن میں ہیں شہ ﷺ کی سیرت کے نقوش

فتح مکّہ میں معافی، سنگ باری پر دُعا
کس نے چھوڑے صفحۂ تاریخ پر ایسے نقوش

آپ ﷺ کے اخلاق سے ششدر ملائک ہوگئے
عظمتِ انسانیت کے ہر طرف اُبھرے نقوش

مہر انور ، ماہ تاباں، جھلملاتی کہکشاں
آپ ﷺ کی نعلینِ اقدس کے ہیں یہ سارے نقوش

مسکنِ محبوب ﷺ خالق دیکھ کر غارِ حرا
صفحۂ دل پر اُبھر آئے مرے بیتے نقوش

دستگیرِ بے کساں اور غمگسارِ بے نوا
پھولؔ کے افگار دل کو بخش دیں اپنے نقوش

بے گماں رب کی عطا ہے یاں پہ میری حاضری
ہو قبول اے شاہِ ﷺ طیبہ، امّتی کی حاضری

اذنِ خالق، اذنِ سرکارِ ﷺ دوعالم کے بغیر
غیر ممکن تھا کہ یاں ہوجائے اپنی حاضری

اُن ﷺ کے قدموں میں فنا ہوں، قبرِ طیبہ میں ملے
خوش نصیبوں کو عطا ہوتی ہے ایسی حاضری

ہوگئی واجب شفاعت بے گماں اس کے لئے
قول ہے سرکار ﷺ کا، جس نے بھی پائی حاضری

کچھ عطا ہوجائے ہم کو بھی شہ ﷺ کون و مکاں
کیا اویسیؓ عشق تھا اور کیا بلالیؓ حاضری

دل کا کیا عالم تھا کعبے پر پڑی پہلی نظر
بھول سکتے ہی نہیں روضے پہ پہلی حاضری

ہے سراپا التجا، سن لے دعائے پھولؔ تو
اے خدا، قسمت میں لکھ دے حاضری ہی حاضری

شکرِ رب ہے بندۂ احقر نے ہے پایا شرف
نعت گوئی کا اسے بھی مل گیا اعلیٰ شرف

آپ ﷺ کو معراج کی شب میں بلا کر عرش پر
نوعِ انساں کو خدائے پاک نے بخشا شرف

بے کسوں کی دستگیری اور ضعیفوں پر کرم
بے نواؤں کو شہِ ﷺ دیں نے دیا کیسا شرف

کام آنا غیر کے ، اعدائے جاں سے درگزر
قریۂ اخلاق نے عظمت کا کیا دیکھا شرف

عورتوں کو حق دیا بھائی غلاموں کو کیا
مل گیا انسان کو تکریمِ انساں کا شرف

کیا عرب اور کیا عجم سب کو برابر کر دیا
کہہ دیا قرآں نے بھی دیتا ہے بس تقویٰ شرف

نعت خوانی کے لئے اپنی بچھاتے تھے ردا
حضرتِ حسّانؓ کو دیتے تھے یہ آقا ﷺ شرف

حشر تک اپنی سکونت سے دیا طیبہ کو نور
آپ ﷺ کا مولد بنا یوں پا گیا بطحا شرف

اُمّتی ہے آپ ﷺ کا آیا ہے لے کر چشمِ نم
اک نگاہِ لطف کا دیں پھولؔ کو مولا ﷺ شرف

مشکل ہے بہت شاہ ﷺ کی سیرت کا احاطہ
محدود نہیں آپ ﷺ کی مدحت کا احاطہ

وہ ﷺ سرورِ کونین ہیں وہ ﷺ رحمتِ دارین
ممکن ہی نہیں شفقت و رحمت کا احاطہ

رضوان ذرا دیکھ لے تو کوئے مدینہ
ایسا تو نہیں حسن میں جنت کا احاطہ

آغوش میں ہے اس کی ہی سرکار ﷺ کا روضہ
کیا کوئی کرے طیبہ کی عظمت کا احاطہ

سرکار ﷺ کا ہر قول فصاحت کا نمونہ
ہے آخری خطبے میں بلاغت کا احاطہ

یہ شمس و قمر اور یہ پروین و ثریا
کر سکتے نہیں آپ ﷺ کی طلعت کا احاطہ

پرواز ہے سدرہ سے پرے فخرِ بشر ﷺ کی
جبریلؑ کریں پھول کیا رفعت کا احاطہ!

خَلق نے رحمت کی پائی انتہا
آمدِ شہہ ﷺ نعمتوں کی انتہا

سنگ کے بدلے میں گلہائے کرم
ان ﷺ کی رحمت کی ہے کوئی انتہا

دی معافی قاتلِ حمزہؓ کو بھی
درگزر کی سب نے دیکھی انتہا

دین کامل اپنے آقا ﷺ پر ہوا
یعنی ہے قرآن دینی انتہا

خود ثناخواں ان ﷺ کا ہے ربّ جہاں
اور کس نے پائی ایسی انتہا

منزلِ سدرہ پہ جاکر رک گئے
بس یہی جبریلؑ کی تھی انتہا

صاحبِ معراج ہیں محبوبِ رب ﷺ
قربتوں کی حق نے بخشی انتہا

در پہ آقا ﷺ نے مجھے بلوالیا
لطف کی احقر پہ کیسی انتہا

مدحتِ سرکار ﷺ سے عاجز ہے تو
بس یہی ہے پھولؔ تیری انتہا

جو عالموں کا رب ہے یہ اس کا پیام ہے
لازم مرے نبی ﷺ پہ درود اور سلام ہے

رحمت ہے عالمین پہ سرکار ﷺ کا وجود
جنّ و بشر ، وحوش پہ بھی لطفِ عام ہے

دل نے کہا ، ہے راز الف لام میم میں
اللہ کا کلام محمد ﷺ کے نام ہے

انعامِ رب ہے بے گماں ہے اُس کا ہی کرم
لب پر جو میرے مدحتِ خیرالانام ﷺ ہے

عشقِ نبی ﷺ کے سوز میں جلتا رہا جو دل
سن لو کہ اس پہ آتشِ دوزخ حرام ہے

آئی صدا مواجے سے دل نے مرے سنی
جو مٹ گیا یہاں پہ اسی کو دوام ہے

اللہ ! آرزو ہے کہ میدانِ حشر میں
کہہ دیں وہ ﷺ کاش پھولؔ ہمارا غلام ہے

53745
2/11/08
LIBRARY

(سانیٹ انگریزی ادب کی ایک صنف سخن ہے جس میں چودہ

مصرعے حسب ذیل ترتیب میں کہے جاتے ہیں)

حامد و محمود ربُّ العالمیں سرکار ﷺ ہیں
ذاتِ حق کا ہے تعارف ذاتِ سرور ﷺ سے عیاں
"کنت کنزاً مخفیا" کی رمز اس میں ضوفشاں
تا ابد روشن سراجِ اوّلیں سرکار ﷺ ہیں

......☆......

آپ ﷺ نے رحمت لٹائی سنگ باری کے عوض
آپ ﷺ ہیں غم خوارِ انساں حاملِ خلقِ عظیم
عبدِ حق ہیں آپ ﷺ لیکن ہیں رؤف اور ہیں رحیم
مٹ گئیں میری خطائیں آہ و زاری کے عوض

......☆......

آپ ﷺ نے درس اخوت ساری دنیا کو دیا
آدمؑ و حوا کے رشتے سے ہیں بھائی بھائی سب
خاکساری کا سبق دیتے رہے شاہِ عرب ﷺ
آدم و حوا کو رب نے خاک سے پیدا کیا
آپ ﷺ نورِ اوّلیں ہیں افتخارِ ﷺ انبیا
پھول پر چشم کرم ہو تاجدارِ ﷺ انبیا

(سانیٹ)

تخلیقِ کائنات کا حاصل ہیں مصطفٰےﷺ
صدقے میں انﷺ کے بن گئی دنیائے آب و گل
بے داغ چہرہ دیکھ کے ہے بدر منفعل
خلقِ خدا کی بزم میں کامل ہیں مصطفٰےﷺ

☆

آدمؑ کو ان پہ ناز ہے موسیٰؑ کو رشک ہے
اس رحمتِ عظیم کی عیسیٰؑ نے دی خبر
امّت کے غم میں شاہﷺ کی آنکھیں ہیں تر بتر
محسوس دل سے کر لے کن آنکھوں میں اشک ہے

☆

محبوب ذوالجلال شباہت رسولﷺ کی
فرمان جو ہے آپﷺ کا فرمانِ حق ہے وہ
نازل ہوا جو آپﷺ پہ قرآنِ حق ہے وہ
مرغوب ذوالجلال ہے سیرت رسولﷺ کی

☆

اے پھولؔ اُنﷺ کی ذات میں جس کو رہا ہے شک
پہنچا وہ کہیں اور نہیں پہنچا خدا تک

(سانیٹ)

لولاک شان آپ کی ہے شاہِ انبیا ﷺ
تخلیقِ کائنات کا واحد سبب ہیں آپ ﷺ
کچھ اس میں شک نہیں ہے کہ محبوبِ رب ہیں آپ ﷺ
انساں کو حق کی راہ پہ چلنا سکھا دیا

.....☆.....

سردارِ کائنات ہیں اللہ کے قریب
ظلمت کدہ تھا دہر وہ پُر نور کر دیا
انساں کے دل کو نور سے معمور کر دیا
امراض جو ہیں قلب کے ان سب کے ہیں طبیب

حاصل ہے قرب آپ ﷺ کو اللہ کا سدا
اقرب ہیں رب سے آپ ﷺ ہیں وہ عبد بے مثال
محروم اس کو رکھتے نہیں جو کرے سوال
بخشش کی آس دل میں لئے آ گیا گدا

.....☆.....

احقر کی لاج آپ ﷺ کے دستِ کرم میں ہے
اک التجائے پھولؔ نہاں چشمِ نم میں ہے

(وائی سندھی ادب کی ایک صنف سخن ہے جس میں مطلع کا مصرعۂ ثانی ہر شعر کے بعد دہرایا جاتا ہے شاہ عبداللطیف بھٹائی کا کلام بھی اس صنفِ سخن میں ہے)

بنایا ہے رب نے انہیں ﷺ سب کا رہبر
وہی میرے آقا ﷺ وہی میرے سرور ﷺ

محمد ﷺ کے صدقے میں دنیا بنی ہے
وہ مطلوبِ حق ہیں وہ محبوبِ ﷺ داور
وہی میرے آقا ﷺ وہی میرے سرور ﷺ

انہیں ﷺ کا ہے محشر میں ہم کو سہارا
شفاعت کریں گے وہی روزِ محشر
وہی میرے آقا ﷺ وہی میرے سرور ﷺ

خمستانِ عالم کو ٹھکرا دیا ہے
پلائیں گے ہم کو وہی جامِ کوثر
وہی میرے آقا ﷺ وہی میرے سرور ﷺ

ہمارے دلوں میں ہے ان ﷺ کی محبت
ہمارے دل و جان قربان ان ﷺ پر
وہی میرے آقا ﷺ وہی میرے سرور ﷺ

گنہگار ہوں امّتی ان ﷺ کا لیکن

ہے ان ﷺ کے کرم سے مرا حال بہتر

وہی میرے آقا ﷺ وہی میرے سرور ﷺ

عنایت کی اس پر نظر وہ کریں گے

لیے چشم تر آیا ہے پھولؔ احقر

وہی میرے آقا ﷺ وہی میرے سرور ﷺ

☆☆☆☆☆

قطعہ

ہُوئے ہیں اُن ﷺ سے ہی شاداب طیبہؔ و بطحاؔ

خُدا نے اُن ﷺ کو بنایا ہے ساقیِ کوثر

حرا کی گرد کا سُرمہ لگاؤں آنکھوں میں

مرے حضور ﷺ کی قدموں کی دھول ہے یاں پر

☆☆☆☆☆

آمد سرور ﷺ میں دیکھو دو جہاں کی دھوم دھام !
آمنہ بی کے مکاں اور لامکاں کی دھوم دھام !

کلمۂ طیب ہے اس میں ، نور پھیلا ہر طرف
نامِ واحدؐ اسمِ احمد ﷺ ہے اذاں کی دھوم دھام !

بوریا ٹوٹی چٹائی زیرِ پا عرشِ علیٰ
دیکھ لو دونوں جہاں کے حکمراں کی دھوم دھام !

گلشنِ ہستی میں آئے پنجتنؓ مثلِ بہار!
ان گلوں سے بڑھ گئی ہے گلستاں کی دھوم دھام !

اے کلیم اللہ اوج طور تم بھی دیکھ لو
لیلتہ الاسریٰ میں شاہِ ﷺ مرسلاں کی دھوم دھام !

جشن ایسا بزمِ ہستی میں نہ تھا ہوگا نہ پھر
ان ﷺ کے استقبال میں ہفت آسماں کی دھوم دھام !

نقش پائے سرور ﷺ عالم سے کیا زینت ملی
ہوگئی حاصل فلک کو کہکشاں کی دھوم دھام !

قابَ قوسینِ او اِ ادنیٰ کے لیے دیکھو ذرا
حاملین عرش .اور کرّوبیاں کی دھوم دھام !

گلشن طیبہ کی کیسی شان ہے رضوان دیکھ
کیا جچے گی آنکھ میں باغ جناں کی دھوم دھام !
کیفیت پیش مواجہ ہو نہیں سکتی بیاں
چشم گریاں ابر نیساں قلب و جاں کی دھوم دھام !
دم بخود حور و ملک ہیں دیکھ کر یوم نشور
شافع ﷺ محشر ہجوم عاصیاں کی دھوم دھام !
یہ غلام سرور ﷺ کونین ہے رشک ملک
روز محشر دیکھ ان ﷺ کے مدح خواں کی دھوم دھام !
عاصیوں پر دامن سرکار ﷺ ہے سایہ فگن
دیکھ خورشید قیامت سائباں کی دھوم دھام !
اپنے مرقد سے نکل قدموں سے ان ﷺ کے تو لپٹ
پھولؔ عاصی دیکھ لے آہ و فغاں کی دھوم دھام !

ل سورۂ نجم

جب لیا ہے نامِ سرور ﷺ ، کھل گئی دل کی کلی
آپ ﷺ احمد ﷺ اور محمد ﷺ ، آپ ﷺ حق کی روشنی

آپ ﷺ کے آنے سے دنیا میں اجالا ہوگیا
ہوگئی کافور یاں سے گمرہی کی تیرگی

سورۂ احزاب کی چالیسویں آیت پڑھو
بعدِ ختم الانبیا ﷺ ہرگز نہ آئے گا نبی

دل پہ اپنے نقش کرلو سرورِ عالم ﷺ کا نام
اُن ﷺ کے ہی ہوکر رہو ، گمراہ مت ہو نا کبھی

تم بھی اے اہلِ کلیسا ! اب کھُلے دل سے پڑھو
احمد ﷺ مرسل کے بارے میں نویدِ عیسوی

آپ ﷺ تنویرِ ہدایت آپ ﷺ سب کے رہنما
ہر بشر کو چاہئے بس آپ ﷺ ہی کی پیروی

پھولؔ پر چشمِ کرم ہو صاحب جود و کرم !
آپ ﷺ کے در کا گدا ہے آپ ﷺ کا یہ امّتی

❁

وہی ملجا وہی ماویٰ وہی تو اپنا آقا ﷺ ہے

کہ جو محبوب ﷺ خالق باعثِ تخلیق دنیا ہے

سنہری جالیاں ہیں ہاتھ باندھے رو رہے ہیں ہم

ہماری آنکھ سے پیہم رواں اشکوں کا دریا ہے

ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ ان ﷺ کی ہے نظر ہم پر

فدا ہوجائیں ہم ان ﷺ پر یہی دل کی تمنا ہے

ہمارے قلب میں بے شک مکیں ہیں سرورِ ﷺ عالم

ہمیں دونوں جہاں میں اپنے آقا ﷺ کا سہارا ہے

اسی دربار پر عریاں کریں گے دل کے زخموں کو

معالج زخم دل کا ہے وہ ﷺ جو فوق مسیحا ہے

کرم کی ہو نظر ہم پر ہماری التجا سن لیں

ہمیں اے سرورِ ﷺ عالم زمانے نے ستایا ہے

نگاہِ دل سے دیکھو روضے میں جھلمل ستارے ہیں

خدا کے نور کا مظہر یقیناً کملی والا ﷺ ہے

جو دیکھا روضۂ اقدس پگھلتا ہے ہمارا دل

یہیں تحلیل ہوں یہ آرزو دل کی خدایا ہے
شعاعیں نور کی سرکار ﷺ کے روضے سے آتی ہیں
منور نور ایماں سے ہمارا قلب ہوتا ہے
کریں ہم کیفیت کیسے بیاں اس باغ جنت کی
زباں عاجز ہماری ہے ہمارا نطق گونگا ہے
نہیں محتاج ہے شمس و قمر کا گنبدِ خضرا
جمالِ مصطفٰے ﷺ سے پھولؔ یہ روضہ چمکتا ہے

☆☆☆☆☆

• قطعہ

فلک پر چاند تاروں سے رقم اسمِ مُحمد ﷺ ہے
سُنو تُم دافعِ رنج و الم اسمِ مُحمد ﷺ ہے
بڑا ذیشان اُن ﷺ کا نام ہے ساری خلائق میں
خُدا کا نام ہے پھر مُحترم اسمِ مُحمد ﷺ ہے

میری امداد شہا ﷺ ! روزِ قیامت کرنا
میں خطا کار ہوں للہ شفاعت کرنا
غلبۂ حق سے نہ خائف ہو اے دنیا والو
دین سرور ﷺ تو سکھاتا ہے محبت کرنا
اشک جو واں پہ بہے رب نے بنائے موتی
در پہ تم شاہ ﷺ کے اظہارِ ندامت کرنا
بخش دے احمد ﷺ مختار کے صدقے میں ہمیں
مومنوں کو اے خدا داخلِ جنّت کرنا
خاک پا سرور ﷺ کونین کی ہم کو دے دے
چاہتے ہم ہیں اسے کحل بصارت کرنا
پیٹ پر باندھ کے سنگ آپ ﷺ نے خندق کھودی
سیکھ لو اسوۂ احمد ﷺ سے مشقّت کرنا
امّتِ وسط کو قرآں کی ہدایت ہے یہی
اپنا دستورِ عمل آپ ﷺ کی سیرت کرنا
دیکھ لے اے ابوسفیان ! یہ دینِ احمد ﷺ
دشمن جاں سے سکھاتا ہے مروّت کرنا
پھول اللہ سے حسّانؓ کا لہجہ مانگو
شاید آجائے تمہیں شاہ ﷺ کی مدحت کرنا

ہم گداؤں کو درِ محبوب ﷺ داور چاہیے
آنکھ کی ٹھنڈک سکونِ قلب مضطر چاہیے

امنِ عالم کی طلب ہے گر تمہیں اہلِ جہاں
ہر عمل پھر اسوۂ سرکار ﷺ ہی پر چاہیے

دل جو پتھر کے بنے تھے ، پگھلے جیسے موم ہو
قلب کی تسخیر کو قولِ پیمبر ﷺ چاہیے

یارِ غارِ مصطفےٰ ﷺ سے شہہ ﷺ کی الفت سیکھ لو
کنجِ دل میں جذبۂ سلمانؓ و بوذرؓ چاہیے

معرکہ خیبر کا پھر درپیش ہے اسلام کو
سرورِ ﷺ دیں ! قوتِ بازوئے حیدرؓ چاہیے

خواب میں اُن ﷺ کی جھلک دیکھی ، رہی ہے تشنگی
یا الٰہی خواب وہ مجھ کو مکرّر چاہیے

غنچۂ دل کو ستاتی ہے بہت باد سموم
پھولؔ کو پھر گلشنِ طیبہ کا منظر چاہیے

دل کھنچ رہا ہے عالم نا پائیدار سے
بلوا رہے ہیں وہ ﷺ ہمیں اجڑے دیار سے

قدموں میں شاہِ ﷺ دیں کے ملے گی ہمیں جگہ
مایوس ہم نہیں کرمِ کردگار سے

ماہِ حرا کے فیض سے اندھیرے مٹ گئے
نکلی ہے ایسی روشنی فاراں کے غار سے

پیاسے تھے جو لہو کے بنے بھائی بھائی وہ
یوں بھر دیا دلوں کو محبت سے پیار سے

صحبت کا وہ اثر تھا کہ دنیا سنور گئی
گنج جہاں بھرا زرِ کامل عیار سے

یہ التجا ہے شافعِ ﷺ یوم نشور سے
بخشش دلایئے گا اس آمرز گار سے

سلطانِ ﷺ انبیا کے کرم سے ہوا ہے پھولؔ
شاداب دل کا باغ سحاب بہار سے

دکھلا رہا ہے گنبدِ اخضر چمک دمک
کرتی اثر ہے شیشۂ دل پر چمک دمک

جھلمل جو آنکھ میں ہے ستارہ مری یہاں
ایسی کہاں سے لائے گا اختر چمک دمک

وہ ﷺ نورِ اوّلیں ہیں اسی نور سے سنو
روح الامیں کا پاتا ہے شہپر چمک دمک

قدموں کی ان ﷺ کے دھول ہیں ناہید و کہکشاں
لیتا ہے ان ﷺ سے ماہِ منوّر چمک دمک

قطرہ عرق کا ان ﷺ کی جبیں پر ہے ضو فشاں
جیسے دکھائے دانۂ گوہر چمک دمک

مدح و ثنا سے ان ﷺ کی ہے معمور کل جہاں
پاتا ہے ان ﷺ کے ذکر سے ہر گھر چمک دمک

ان ﷺ کی نگاہِ لطف کا اعجاز دیکھئے
فاروق ؓ دل پہ آگئے لے کر چمک دمک

میدانِ حشر میں ہے پریشان اک جہاں
جو ان ﷺ کے ہیں انہیں کے ہے رخ پر چمک دمک

محشر میں پھولؔ دیکھ لے عکسِ رسول ﷺ سے
کیا پا رہا ہے چشمۂ کوثر چمک دمک

ہو رحمت کی ہم پر شہا ﷺ بوندا باندی
کرے اب کرم کی گھٹا بوندا باندی

جہانوں پہ رحمت کی برسات والے ﷺ
ہماری طرف اک ذرا بوندا باندی

عجب کیف طیبہ میں چھایا ہوا ہے
کرم کی گھٹائیں ، صبا ، بوندا باندی

ملے قطرۂ شربت دید ہم کو
کریں ساقی ﷺ دلربا بوندا باندی

وہ بازارِ طائف ، احد ، فتح مکّہ
کرم کی ہوئی جا بجا بوندا باندی

معطر پسینے کے قطرے ستارے
ہے معراج میں ان ﷺ کی کیا بوندا باندی

مدینے میں چھایا ہے رحمت کا بادل
کرم کی ہے صبح و مسا بوندا باندی

نظر سبز گنبد پہ ، در صحنِ مسجد
عجب دے رہی ہے مزا بوندا باندی

سحاب کرم ﷺ التجا پھولؔ کی ہے
گنہگار پر ہو سدا بوندا باندی

نعت کہنے کو گیا دل آسماں کے آس پاس
عالم اسفل سے کنج قدسیاں کے آس پاس

آپ ﷺ ہیں تخلیقِ اوّل ، آپ ﷺ نور اوّلیں
آپ ﷺ کو آدمؑ نے دیکھا لا مکاں کے آس پاس

قافلہ میر عرب ﷺ کے ساتھ جو چلتا رہا
کاش پہنچیں ہم بھی اب اس کارواں کے آس پاس

نام جب ان ﷺ کا لیا ، آنکھوں میں در آئی نمی
آگئے پھر میرے آقا ﷺ قلب و جاں کے آس پاس

میں عجم کا بے زباں ہوں اے خدا پہنچا مجھے
حضرتِ حسانؓ کے حسن بیاں کے آس پاس

تو ہے شہہِ رگ سے قریں، دل میں بسے ہیں شاہ ﷺ دیں
یا الٰہی ! دونوں ہیں روحِ رواں کے آس پاس

باغِ جنّت ہے ترے محبوب ﷺ کی آرام گاہ
پھول کو دے دے جگہ اس گلستاں کے آس پاس

لٹائیں نام پر ہم آپ ﷺ کے کہف الوریٰ تن من
کریں قربان لاکھوں بار گر دے دے خدا تن من
شہہ ﷺ کون و مکاں کے نام نامی پر فدا تن من
مواجے پر جو پہنچے ہوگئے ہیں پُر ضیا تن من
خزانہ دل میں الفت کا ہے لیکن ہاتھ خالی ہیں
لٹانے کے لیے لائے فقط ہیں یاں شہا ﷺ تن من
درِ مولاؐ پہ جاکر تم نچھاور اشک کر دیکھو
لٹاتی ہے خطا کاروں پہ رحمت کی گھٹا تن من
جنیدؒ و با یزیدؒ اس جا تڑپتے مثل لبمل ہیں
یہاں جان و جگر قربان کر دے اور لٹا تن من
یہ نورِ اوّلیں ، نورالہدیٰ ﷺ کا آستانہ ہے
یہاں سے اکتسابِ نور کر توُ جگمگا تن من
ضیائے کلمہ طیّب نظر آئی ہے یوں سب کو
الستِ رب کو سن کر بول اٹھے ہیں بلیٰ تن من
خطا کاروں میں شامل ہیں مگر ہیں آپ ﷺ کی امت
محمد مصطفےٰ ﷺ پر ہم لٹاتے ہیں سدا تن من
درِ شاہ ﷺ امم پر کیفیت اے پھولؔ کیا کہیے
ہوئے ہیں بربطِ جاں پر یہاں نغمہ سرا تن من

تشریف آپ ﷺ لائے تو جھومے شجر حجر
تابع ہوئے ہیں سرورِ ﷺ دیں کے شجر حجر
دنیا میں آپ ﷺ آئے تو برسی ہیں رحمتیں
ہیں آپ ﷺ ہی کے فیض سے نکھرے شجر حجر
خم ہیں درخت روضۂ اطہر کے سامنے
نورِ ازل کو کرتے ہیں سجدے شجر حجر
چوبی ستون آپ ﷺ سے بچھڑا تو رو پڑا
بے شک فراقِ شہہ ﷺ میں ہیں روئے شجر حجر
کنکر نے کلمہ پڑھ لیا ، آیا شجر قریب
احکام شاہِ ﷺ دیں سے ہیں لیتے شجر حجر
بوجہل شان دیکھ کے حیران رہ گیا
اُن ﷺ کی ہدایتوں پہ ہیں چلتے شجر حجر
ہوتے اگر نہ آپ ﷺ نہ ہوتا یہ آسماں
دشت و جبل نہ ہوتے ، نہ ہوتے شجر حجر
پتھر سے زخم کھا کے ہیں رحمت کی بارشیں
طوفانِ نوح ؑ آیا تو ڈوبے شجر حجر
تسبیحِ رب میں پھولؔ ہے مشغول کائنات
گاتے ہیں شہہ ﷺ کی نعت کے نغمے شجر حجر

گلشن طیبہ میں ہر آن ہے وحدت کی شمیم
رب سے سوغات درودوں کی وہاں لائے نسیم
یاں ہے آرام گہِ بادشہ ﷺ ہر دو جہاں
جن کا فردوس بریں اور جو کوثر کے قسیم
ان ﷺ کا خالق ہے احد جو ہے رحیم اور کریم
اسمِ احمد ﷺ میں ہے شامل ہوئی مخلوق کی میم

ذات کا اپنی تعارف جو خدا نے چاہا
اُس نے تخلیق کیا نور حبیب ﷺ رب کا
سب سے پہلے ہیں وہی جو ہیں نبیِ ﷺ آخر
شاہ لولاک ہیں وہ ﷺ ان کا بڑا ہے درجہ
ان ﷺ کا خالق ہے احد جو ہے رحیم اور کریم
اسم احمد ﷺ میں ہے شامل ہوئی مخلوق کی میم

مالک کوثر و تسنیم شفیع محشر
بعد اللہ کے وہ دونوں جہاں میں برتر
انس و جن سب کے پیمبر ہیں وہی تا بہ ابد
شک نہیں اس میں ہیں وہ سارے جہاں کے رہبر
ان ﷺ کا خالق ہے احد جو ہے رحیم اور کریم
اسم احمد ﷺ میں ہے شامل ہوئی مخلوق کی میم

وہ محمد ﷺ بھی ہیں احمد ﷺ بھی ہیں محمود بھی ہیں
اور تخلیق جہاں کا وہی مقصود بھی ہیں
شب میں معراج کی تم دیکھو عروج سرور ﷺ
عرش پر پھولؔ وہ شاہد بھی ہیں مشہود بھی ہیں

ان کا خالق ہے احد جو ہے رحیم اور کریم
اسم احمد ﷺ میں ہے شامل ہوئی مخلوق کی میم

☆☆☆☆☆

قطعہ

وہی ہیں وجہِ تخلیقِ دو عالم ، وہ محمد ﷺ ہیں
نہیں ہے کوئی ثانی اور نہ ہم پایہ محمد ﷺ کا
جدائی شاق تھی اُن ﷺ کی ملائک اور حوروں پر
انہیں ﷺ بھیجا یہاں ، واں رکھ لیا سایہ محمد ﷺ کا

نورِ اوّل سے ہوا گنبدِ خضرا جھلمل
آپ ﷺ کے نور سے ہے آپ ﷺ کا روضہ جھلمل
مجھ کو محسوس ہوا دل کے قریں آئے نبی ﷺ
آنکھ میں میری ہوا جب بھی ستارہ جھلمل
خاک پا چاندنی اور کاہکشاں ہیں ان ﷺ کی
آسماں ساتوں کے ساتوں شب اسریٰ جھلمل
آپ ﷺ کا خُلق ہے قرآن مبیں سے ظاہر
اس میں آتا ہے نظر آپ ﷺ کا اسوہ جھلمل
آپ ﷺ کے صدقے میں آئی وہ حرا کی تنویر
نورِ وحدت سے ہوا خانۂ کعبہ جھلمل
آپ ﷺ کے نقشِ قدم نے اسے بخشی ہے ضیا
آسماں شب میں ہوا سارے کا سارا جھلمل
رہبری آپ ﷺ کی سیرت نے کی ہر گام مری
آپ ﷺ کا آیا نظر نقشِ کفِ پا جھلمل
آپ ﷺ کے نور سے خورشید و ثریا روشن
ہے ضیا بار قمر ، عرش کا تارا جھلمل
آپ ﷺ کے روئے منور پہ نہ جمتی تھی نظر

دستِ قدرت نے کیا آپ ﷺ کا چہرہ جھلمل
حسنِ فطرت کا ہے آئینہ مدینے کی زمیں
چاندنی رات میں جیسے کوئی دریا جھلمل
قلب میں پھولؔ کے ہے عشقِ نبی ﷺ یوں پنہاں
جیسے شیشے میں نظر آتا ہے پارا جھلمل

☆☆☆☆☆

قطعہ

جا رہا ہُوں حرم سے طیبہ کو!
دل ہے مصروف شہِ ﷺ کی مدحت میں
مُجھ سے پہلے پہنچ گئے آنسو!
سرورِ انبیاء ﷺ کی خدمت میں!

چشمِ دل سے گنبد خضرا کی دیکھو آب و تاب
معرفت کا نور اس میں ، ساری دنیا ہے سراب
آپ ﷺ نورِ اولیں ہیں ، آپ ﷺ حسن بے نقاب
ہیں زکوٰۃ حسن لیتے آفتاب و ماہتاب
نور و نکہت کا ہے مجموعہ رسالت کا چمن
پھول سب اچھے ہیں لیکن باغِ ہاشم کا گلاب
دشمنِ جاں سے مروّت سنگ کے بدلے دعا
رحمتہ للعالمیں ﷺ کی ذات رحمت کا سحاب
سر جھکائے آپ ﷺ کے در پر کھڑے ہیں یا رسول ﷺ
چشمِ گریاں دے رہی ہے یاں خطاؤں کا حساب
مغفرت کی ہو دعا یا رحمتہ للعالمیں ﷺ
ہم ندامت کے عرق سے ہو رہے ہیں آب آب
گلشن ہستی میں یا رب پھولؔ کرتا ہے دعا
صدقۂ محبوب ﷺ میں ہم پر کرم کر دے شتاب

کہیں ہے پھول کہیں ضوفشاں ستارہ ہے
خدا نے دنیا کو ان ﷺ کے لیے سنوارا ہے
وہی ہیں رحمت دارین ، سرورِ ﷺ کونین
نبی ﷺ کا نام ہمیں جان و دل سے پیارا ہے
بہت ہیں ناتواں دنیا میں اور عقبیٰ میں
ہمیں عنایت سرور ﷺ کا ہی سہارا ہے
سنہری جالیاں روضے کی نقش ہیں دل پر
ہماری زیست کا حاصل وہی نظارہ ہے
کھلا ہے بابِ اجابت ، دعا ہوئی مقبول
خدا کو ان ﷺ کے وسیلے سے جب پکارا ہے
بلالیں در پہ خدارا ہمیں رسول ﷺ اللہ
غمِ فراق میں دل اپنا پارہ پارہ ہے
بھنور میں دیکھئے آقا ﷺ ہے پھولؔ کی کشتی
نظر کرم کی ہو کافی بس اک اشارہ ہے

✿

طیبہ میں ہیں رشکِ جنّت گلیاں کوچے
پھیلائیں حضرت ﷺ کی نکہت گلیاں کوچے
شہرِ مدینہ میں جب داخل ہوجاتا ہوں
کھو دیں سارا رنجِ فرقت گلیاں کوچے
عشقِ نبی ﷺ کا فیض ہے یہ طیبہ میں دیکھو
ہر دم ہیں معمورِ محبت گلیاں کوچے
مکے میں بھی نام محمد ﷺ روشن روشن
غارِ حرا ، وہ نور کا پربت ،گلیاں کوچے
شارعِ طائف کے کتبے کو جب بھی دیکھا
یاد دلائیں ان ﷺ کی رحمت گلیاں کوچے
خاکِ مدینہ میرے قدموں کو زینت دے
پالیں جب سرور ﷺ سے اجازت گلیاں کوچے
ان ﷺ کے عاشق آجاتے ہیں جب طیبہ میں
ہر دل میں پھر لائیں حرارت گلیاں کوچے
دور گھٹن سب ہوجاتی ہے شہہ ﷺ کے نگر میں
دل کو کیسی بخشیں فرحت گلیاں کوچے
وقتِ رخصت پھولؔ تڑپتا ہے طیبہ میں
جانیں اس کے دل کی حالت گلیاں کوچے

گلشنِ طیبہ میں ہیں ہر سو مہکتے راستے
ہر طرف سرکار ﷺ کی خوشبو مہکتے راستے

جنّت الفردوس کس کا نام ہے؟ مجھ سے سنو
سرورِ ﷺ کون و مکاں کی [1] جو مہکتے راستے

لوگو! خوش خلقی کرو سرکار ﷺ کا فرمان ہے
پا نہیں سکتا کبھی بدخُو مہکتے راستے

ہیں دلاتے یاد یارو شہرِ طیبہ میں مجھے
رات میں سرکار ﷺ کے گیسو، مہکتے راستے

واپسی میں یوں لگا دل تو وہیں پر رہ گیا
دل پہ کیا کر دیتے ہیں جادو مہکتے راستے

سامنے کعبے کا در ہے روضۂ سرکار ﷺ بھی
پاؤ گے تم یاں سے قبلہ رُو مہکتے راستے

جارہا ہے پھولؔ طیبہ کی طرف کہتا ہوا
بالیقیں پائے گا اے دل تو مہکتے راستے

[1] حوضِ کوثر

نعت کہنے کے لئے حُسنِ عقیدت چاہئے
اُن ﷺ کے قدموں میں پڑے رہنے کی نیّت چاہئے
سرورِ ﷺ کون و مکاں ہیں وہ ﷺ بشر ہیں نور بھی
غور سے قرآن دیکھو گر ہدایت چاہئے
راستہ جنت کا یارو ! دور کچھ اتنا نہیں
اسوۂ سرکار ﷺ پر چلنے کی عادت چاہئے
جو مخالف ہے بنے گا دوست قرآں نے کہا
دشمنوں سے شاہِ ﷺ والا سی مروّت چاہئے
تفرقے سارے مٹاؤ ملّت واحد بنو
اب مواخاتِ مدینہ کی اخوت چاہئے
ہم مواجے پر کھڑے ہیں آنکھ سے آنسو رواں
کشتِ دل کو قطرۂ بارانِ رحمت چاہئے
گلشنِ طیبہ میں پہنچے پھولؔ مثلِ بادِ صبح
اس کو یارب بوئے گل جیسی لطافت چاہئے

کوچۂ سرور ﷺ میں لے آئی ہماری جستجو
یاں پہ آنے کی کرے مخلوق ساری جستجو
شکر ہے اللہ کا ، سرکار ﷺ کا در مل گیا
ہم نے کی جہد مسلسل ، آہ و زاری جستجو
گر نہ ہو فضل خدا اور سرورِ ﷺ دیں کا کرم
ہے حصولِ گوہر مقصد سے عاری جستجو
لیس للانسان الا ماسعیٰ[1] رب نے کہا
تم کرو ، قرآں میں ہے فرمانِ باری جستجو
سرورِ ﷺ کون و مکاں کے در پہ آنے کے لیے
ہم نے جو کی وہ خدا کو بھی ہے پیاری جستجو
سب نمازوں میں ہے شامل سرور ﷺ دیں پر سلام
اس کو گر چھوڑا عبث پھر ہے تمہاری جستجو
دل کو آیا ہے یقیں ، اذنِ حضوری دیں گے وہ ﷺ
اپنی رگ رگ میں ہوئی ہے آج طاری جستجو
گلشنِ طیبہ میں مولا ہم کو بھی بلوایئے
مثلِ خوں ہے قلب میں آقا ﷺ یہ جاری جستجو
حشر کے میدان میں جب آیا پھول بے نوا
ان کے قدموں سے لپٹ جا خود پکاری جستجو

[1] سورۂ نجم

❁

در پہ عاصی کو بلایا ، ہے یہ آقا ﷺ کا کرم
رحمت للعالمیں ﷺ ہیں وہ ﷺ ہیں سرتا پا کرم
سنگ باری کے عوض برسائے رحمت کے گلاب
دیکھتی ہی رہ گئی چشم تحیّرزا کرم
آپ ﷺ کا حقِ دعا محفوظ اُمّت کے لیے[1]
جز محمد مصطفےٰ ﷺ کس نے کیا ایسا کرم
واسطہ ان ﷺ کا دیا نازل ہوئی ہیں رحمتیں
ان ﷺ کے صدقے میں ہی کرتا ہم پہ ہے مولا کرم
دشمنوں پر بھی ہے رحمت ، گو گنہ سے ہیں دبے
ہم تو ان ﷺ کے ہیں ہمیں امید ہے ہوگا کرم
رحمت و شفقت سے ہے معمور آقا ﷺ کا چمن
گلشنِ طیبہ میں پایا ہم نے ہے ہر جا کرم
سختیاں سب حشر کی ہوجائیں گی کافور پھولؔ
ان ﷺ کے قدموں سے لپٹ جا کہہ کے اے آقا ﷺ کرم

[1] حدیثِ رسول ﷺ

آتی ہیں پیہم صدائیں سینہ افگار سے
ہائے کیسے جائیں واپس کوچۂ سرکار ﷺ سے

سرورِ کون و مکاں ﷺ کے قدموں میں دے دے جگہ
اے خدا ہم کو بچالے نرغۂ اغیار سے

بارگاہِ شاہ ﷺ دیں میں تم سدا کہنا سلام
کہہ کے آیا ہوں وہاں کے گنبد و مینار سے

کج کلاہوں کی خوشامد سے تو کچھ حاصل نہیں
'جوڑیئے رشتہ رسول ﷺ پاک کے دربار سے'

ارضِ ابراہیمؑ ہے یہ سرورِ ﷺ دیں کا وطن
نکہت توحید پھیلی ہے اسی گلزار سے

رحمت للعالمیں ﷺ کے صدقے میں ہوگا کرم
ہم نہیں مایوس ہرگز رحمت غفار سے

حشر کے دن خود بخود آنے لگی دل سے صدا
تو لپٹ جا پھولؔ پائے احمد ﷺ مختار سے

❁

تم سمجھ لو گر رضائے ربِّ عادل چاہئے
دل میں محبوبِ ﷺ خدا کا حُبِّ کامل چاہئے
مجھ کو دے توفیق مولا راہ پر ان ﷺ کی چلوں
ہر عمل تیری رضامندی کا حامل چاہئے
شمعِ محفل بس محمد مصطفےٰ ﷺ کی ذات ہو
اے مرے اللہ! مجھ کو ایسی محفل چاہئے
ان ﷺ کی قربت ان ﷺ کا جلوہ ان ﷺ کی رحمت بھی ملے
'میں ہوں طیبہ کا مسافر مجھ کو منزل چاہئے'
جستجو کر لے رضائے رب کی ان پر پڑھ درود
گر سکونِ دائمی تجھ کو مرے دل چاہئے
دامنِ رحمت کا سایہ، رحمت للعالمیں ﷺ
میں بھنور میں ہوں خطا کے، مجھ کو ساحل چاہئے!
کر دیا پامال دنیا نے کرم کی ہو نظر
پھولؔ کو آقا ﷺ! علاجِ قلبِ بسمل چاہئے

معراجِ شہہ ﷺ کا شہرہ ہوا آسمان میں
صلِّ علیٰ کی دھوم ہے سارے جہان میں
خُلقِ عظیم ان ﷺ کا رؤف و رحیم وہ ﷺ
رحمت ہیں عالموں کی ، یہ ہے ان ﷺ کی شان میں
ان ﷺ پر درود بھیجا تو محسوس یہ ہوا
بارش ہوئی ہے نور کی میرے مکان میں
حسنینؓ ایسے پھول ہیں باغِ رسول ﷺ کے
ایسے نہ گل کھلے ہیں کسی گلستان میں
بادِ صبا کی مثل ہوئی گرمیِ نشور
دامان شہہ ﷺ کے آئے جو ہم سائبان میں
دربار مصطفٰے ﷺ میں نہ نکلی کوئی صدا
اشکوں نے ماجرا کہا اپنی زبان میں
نامِ نبی ﷺ مواجہ پر آیا نظر جو پھولؔ
اک لہر روشنی کی اٹھی قلب و جان میں

مظہرِ نورِ ازل ہے شاہِ ﷺ والا کا جمال
پڑگیا ہے ماند محبوب زلیخا کا جمال

پہلے طیبہ میں اذاں گونجی خدا کے حکم سے
جب نبی ﷺ پہنچے تو نکھرا ارضِ مکّہ کا جمال

ہوگیا معمور کعبہ نور سے توحید کے
نور بخش بیتِ حق ہے شاہِ ﷺ بطحا کا جمال

کردیا شہ ﷺ نے بتوں سے پاک بیت اللہ کو
فتح مکہ سے بڑھا ہے صحن کعبہ کا جمال

اے کلیم اللہ دیکھو شاہ ﷺ کی معراج کو
تم نے تو دیکھا نہیں تھا طورِ سینا کا جمال

شہہ ﷺ کی خوشبو سے معطر ہے مدینے کا چمن
'گنبد خضرا کی تابش سے ہے طیبہ کا جمال'

عالمِ اسفل کو چھوڑا اُن ﷺ کی قربت مل گئی
پھولؔ نے دیکھا لحد میں اپنے آقا ﷺ کا جمال

سکونِ قلب ہے نورِ نظر مدینہ ہے
سنو کہ مسکنِ خیر البشر ﷺ مدینہ ہے

تڑپ رہا ہے سدا فرقتِ پیمبر ﷺ میں
بلالؓ وقت ! ادھر آ ادھر مدینہ ہے

سکوں ملے گا یہیں آؤ دوڑ کر آؤ
علاجِ شدّت زخم جگر مدینہ ہے

جہاں سے مملکت حق کا ہوگیا آغاز
شب سیاہ کی ایسی سحر مدینہ ہے

نبی ﷺ کے صدقے میں سنتا ہے رب دعاؤں کو
نہ اس میں شک ہے کہ بابِ اثر مدینہ ہے

یہاں سے غیر بھی جاتے نہیں کبھی خالی
سمجھ لو بخشش و رحمت کا در مدینہ ہے

ازل کے نور سے روشن ہے جو سدا اے پھولؔ
جہاں کے بحر میں ایسا گہر مدینہ ہے

بطحا و طیبہ میں تو پالے مبارک ساعتیں
صدقے میں شانِ کریمی کے مبارک ساعتیں
جالیوں کے سامنے منظر مواجے کا ہے کیا
مہکی مہکی ان ﷺ کی خوشبو سے مبارک ساعتیں
میں یہیں تحلیل ہوجاؤں درِ سرکار ﷺ پر
تا ابد مجھ کو خدا دے دے مبارک ساعتیں
دیکھ آیا ہوں مگر دل کی یہی ہے آرزو
کاش ہر لمحہ خدا بخشے مبارک ساعتیں
وقت جو طیبہ میں گزرا نقش ہے دل پر سدا
ان ﷺ کی قربت ، جاوداں لمحے ، مبارک ساعتیں
رات کا پچھلا پہر ، رحمت میں ڈوبی تھی فضا
ہم نے پائے نور کے جلوے ، مبارک ساعتیں
عالمِ اسفل سے بیگانہ ہوا طیبہ میں پھولؔ
لے کے آئیں روح کے رشتے مبارک ساعتیں

راستی پر ہی رہے فکر و نظر کا زاویہ
سامنے ہو اسوۂ خیر البشر ﷺ کا زاویہ

زندگی ہے اک سفر ، پانی ہے گر منزل تمہیں
سیرتِ سرور ﷺ پہ ہو سمتِ سفر کا زاویہ

روشنی کا ارتقا ہیں منزلیں معراج کی
روشنی کی رہ پہ ہے شمس و قمر کا زاویہ

ملتزم پر التجا اور شاہِ ﷺ طیبہ پر درود
اس عمل سے بن گیا بابِ اثر کا زاویہ

طائرِ دل اپنی طیبہ کی طرف رکھنا اڑان
ٹھیک رکھنا ہر گھڑی تو بال و پر کا زاویہ

قربتِ حق کا ہے زینہ قربِ شاہِ ﷺ دوسرا
عرشِ اعظم سے ملا ان ﷺ کے نگر کا زاویہ

زلفِ سرور ﷺ ، چہرۂ انور سے نسبت ہے اسے
بن رہا ہے ان سے ہی شام و سحر کا زاویہ

نقطۂ قرآن و سنت کامیابی کی نوید
دین و دنیا کی بھلائی ہے ادھر کا زاویہ

راستہ اللہ کا ہرگز دکھا سکتا نہیں
اپنے مرکز سے اگر اے پھولؔ سرکا زاویہ

کون ہے سیّد ابرار محمد ﷺ کے سوا
اور علاجِ دلِ افگار محمد ﷺ کے سوا

کوئی ہو سکتا نہیں اور نہ ابد تک ہوگا
بعد اللہ کے مختار محمد ﷺ کے سوا

سن رکھو سب ہی پکاریں گے واں نفسی۔نفسی
حشر میں کون ہے غمخوار محمد ﷺ کے سوا

جن کی مدحت میں ہوا خالقِ عالم مصروف
مدح کا کون سزاوار محمد ﷺ کے سوا

کس نے اقصیٰ میں رسولوں کی امامت کی ہے
کون نبیوں کا ہے سردار محمد ﷺ کے سوا

دشمنوں نے بھی صداقت کی گواہی دے دی
کس کے قائل ہوئے کفار ، محمد ﷺ کے سوا

جس میں موجود ہے جنت کے گلوں کی خوشبو
دہر میں کس کا ہے گلزار محمد ﷺ کے سوا

کارواں ایسا کبھی پا نہیں سکتا منزل
مانے جو قافلہ سالار محمد ﷺ کے سوا

کس نے پتھر کے عوض پھول دیئے رحمت کے
پھولؔ کس کا ہے یہ کردار محمد ﷺ کے سوا

قلم کی نوک ہم پہلے ڈبولیں مشک و عنبر میں
کریں تحریر پھر الفاظ کچھ مدحِ پیمبر ﷺ میں

ہم اپنے سر کے بل جائیں نبی ﷺ کا دیکھ لیں روضہ
غلامی کی سند لے کر چلیں میدانِ محشر میں

دعائے مغفرت ان ﷺ کی مٹا دے گی گناہوں کو
لئے اشکِ ندامت جائیں ہم دربارِ سرور ﷺ میں

نبی ﷺ سے رشتہ داری ہے نبی ﷺ پر جان دیتے ہیں
نہیں ہے فرق صدیقؓ و عمرؓ ، عثمانؓ و حیدرؓ میں

بجایا نغمۂ صلِّ علیٰ جو بربطِ دل پر
تجلّی ہی تجلّی آج در آئی مرے گھر میں

ہیں اعمال اس کے ناقص پر ثنا گو ہے محمد ﷺ کا
کراماً کاتبیں نے یہ لکھا ہے میرے محضر میں

دعا مانگو جناں میں ان ﷺ کے قدموں میں جگہ پائیں
نہیں اوقات بن جائیں پڑوسی ہم برابر میں

ہمیں یاں تشنگی لائی ہے دیدارِ محمد ﷺ کی
نہ یہ سمجھو کہ آئے ہیں تلاشِ جامِ کوثر میں

یہاں پر مانند خورشید منوّر ، بدر کامل بھی
یقیناً پھولؔ ہے تنویر ایسی روئے انور میں

ہے وجودِ رحمتِ کونین ﷺ داور کی عطا
اس نے ہی اپنے نبی ﷺ کو جوئے کوثر کی عطا
نورِ قرآن مبیں اور نورِ ذاتِ مصطفٰے ﷺ
نوعِ انساں کے لئے ہے ربِّ اکبر کی عطا
اسوۂ سرکار ﷺ پر چلنے کی تُو توفیق دے
ہو بلالؓ عشق کی اور فقر بوذرؓ کی عطا
ذاتِ حق کی ہے عنایت شاہ ﷺ کے دربار میں
یہ گدازِ قلب اور یہ دیدۂ تر کی عطا
بارگاہِ مصطفٰے ﷺ میں ہم مجسم ہیں سوال
ہم گداؤں کے لئے کافی ہے اس در کی عطا
بے کسوں کی دستگیری ، غم گساری ہر نفَس
بے نواؤں کی تسلّی ذاتِ سرور ﷺ کی عطا
پھولؔ پژمردہ تھا اس کو دے گئی تازہ حیات
گلشنِ سرکار ﷺ سے بادِ معطر کی عطا

نہیں ہے رنج فرقت کا گوارا یا رسول ﷺ اللہ
رہوں پھرتا میں کب تک مارا مارا یا رسول ﷺ اللہ
کیا پامال دنیا نے شکستہ قلب کہتا ہے
سلالیں اپنے قدموں میں خُدارا یا رسول ﷺ اللہ
یہ عالمِ جہل کی تاریکیوں میں غرق تھا یکسر
اسے تو آپ ﷺ نے آکر سنوارا یا رسول ﷺ اللہ
بھلادی آپ ﷺ کی تعلیم اور قرآں کو چھوڑا ہے
اسی باعث ہے گردش میں ستارا یا رسول ﷺ اللہ
عطا نورِ ہدایت کر دیں چشمِ بے بصیرت کو
چمک جائے مقدر اب ہمارا یا رسول ﷺ اللہ
پھنسی قعرِ مذلّت میں ہے امت آپ ﷺ کی مولا!
کرم کی ہو نظر دے دیں سہارا یا رسول ﷺ اللہ
بھنور میں ہے سفینہ پھولؔ کا کچھ کیجیے آقا ﷺ
ہے کافی آپ ﷺ کا بس اک اشارہ یا رسول ﷺ اللہ

یہ تعلیم شریعت ہے بتاتی ہے طریقت بھی
خدا کی دل میں الفت ہو نبی ﷺ کی ہو محبت بھی

یہ ایسی شاعری ہے جذبۂ حسّانؓ ہے جس میں
'ثنا خوانی ادب بھی ہے ثنا خوانی عقیدت بھی'

نبی ہوتا ہے نائب آیتِ قرآں سے ظاہر ہے
ہوئی ہے ختم آقا ﷺ پر نبوّت بھی رسالت بھی

کرو تم بے کسوں کی دستگیری حبِّ سرور ﷺ میں
یتیموں کو سہارا دو ضعیفوں کی ہو خدمت بھی

شہہ ﷺ دیں کی محبت بالیقیں بنیاد ایماں ہے
تقاضا ہے محبت کا کہ ہو ان ﷺ کی اطاعت بھی

نمازوں میں ہیں پڑھتے سب درود ان ﷺ پر سلام ان ﷺ پر
نبی ﷺ کے ذکر سے ہوتی مکمل ہے عبادت بھی

یقیناً رب نے بخشی پنج تن کے خانوادے کو
رسالت بھی ولایت بھی امامت بھی شہادت بھی

رفیقِ غار پہلو میں شہہ ﷺ طیبہ کے سوتا ہے
یہاں پر ناز کرتی ہے خلافت بھی رفاقت بھی

گلستانِ مدینہ کی زیارت جب سے کی اس نے
نہیں جچتا نظر میں پھولؔ کی ہے باغِ جنت بھی

زہے قسمت نظر کے سامنے طیبہ کا منظر ہے
ازل کے نور سے روضے کا ہر گوشہ منور ہے
نوازا رب نے ہے ہم کو نبی ﷺ کے در پہ آئے ہیں
خدا کے فضل سے سایہ فگن رحمت کی چادر ہے
نمونہ ہے ہمارے واسطے سرکار ﷺ کا اسوہ
عمل اس پر ضروری ہے، یہی فرمانِ داور ہے
غریبوں بے نواؤں کی مدد ہے آپ ﷺ کی سنت
یتیموں کے سروں پر دیکھ لو دستِ پیمبر ﷺ ہے
جو چمٹے ملتزم سے شاہ ﷺ کے قدموں میں جب آئے
ہوا محسوس یوں جیسے ملی آغوش مادر ہے
زمانہ دم بخود ہے دیکھ کر طائف کا نظّارہ
ادھر ہیں پھول رحمت کے اُدھر ہاتھوں میں پتھر ہے
ثوابِ نعت گوئی کے بھلا کیا مستحق ہیں ہم ؟
کریں کچھ غور شہرت کی طلب میں ہر سخنور ہے
شفیع ﷺ روز محشر ! آپ ﷺ سے ہے التجا اتنی
دعائے مغفرت کردیں ، ہمیں اعمال کا ڈر ہے
خطا کار امّتی ہے پھولؔ اس پر ہو کرم آقا ﷺ
گنہ کا بار ہے سر پر مگر بادیدہ تر ہے

آپ ﷺ بے شک تاجدارِ مرسلاں
آپ ﷺ سا کوئی پیمبر ہے کہاں

صاحبِ ﷺ معراج ہیں شاہِ ﷺ امم
دھول ہے پائے نبی ﷺ کی کہکشاں

کُنت کنزاً مخفیاً رب نے کہا
آپ ﷺ کی تخلیق سرِّ کُن فکاں

مٹ گئی باطل کی ظلمت سربسر
آپ ﷺ کی ہستی چراغِ ضوفشاں

آپ ﷺ سے ہے ابتدائے کائنات
آپ ﷺ نورِ اوّلیں ہیں بے گماں

آیتِ قرآں سے یہ ثابت ہوا
مسلمِ اوّل ہیں شاہِ ﷺ دوجہاں

آپ ﷺ فوراً آ گئے دل کے قریں
جب بھی آنکھوں سے ہوئے آنسو رواں

بے سہاروں کو سہارا مل گیا

آپ ﷺ ہی ہیں دستگیرِ بے کساں
عبدِ کامل آپ ﷺ ہیں اللہ کے
آپ ﷺ کا خالق بڑا ہے مہرباں
سب نمازوں کے لئے لازم درود
اسمِ سرور ﷺ شاملِ صوتِ اذاں
رحمتہ للعالمیں ﷺ چشمِ کرم
پھولؔ کی سُن لیجئے آہ و فغاں

☆☆☆☆☆

قطعہ

دل میں ہے یہ تمنا جلوہ نبی ﷺ کا دیکھوں!
مُجھ پر کرم خُدارا بندہ نواز ! ہوتا!
قدموں میں مصطفیٰ ﷺ کے مُجھ کو جگہ جو ملتی!
نعلین سر پہ رکھ کر میں سرفراز ہوتا!

☆☆☆☆☆

ہماری نگاہوں کے تارے محمد ﷺ
ہمیں اپنی جاں سے ہیں پیارے محمد ﷺ
غریبوں کے حامی یتیموں کے والی
سراپا ہیں رحمت ہمارے محمد ﷺ
انہیں ﷺ پر جمی ہیں جہاں کی نگاہیں
بنے ہیں دلوں کے سہارے محمد ﷺ
نہ ہوتے اگر وہ یہ دنیا نہ ہوتی
خدا کے چہیتے دلارے محمد ﷺ
بھنور میں پھنسا ہے سفینہ ہمارا
اسے اب لگائیں کنارے محمد ﷺ
نہیں ان ﷺ سے برتر کوئی اس جہاں میں
دوعالم سے افضل ہمارے محمد ﷺ
شفاعت ہماری کریں روزِ محشر
یہی التجا اک ہے پیارے محمد ﷺ
ذرا پھولؔ عاصی کی بھی اب خبر لیں
کہاں جائیں ہم غم کے مارے محمد ﷺ

جولائی ۱۹۶۳ء

اے رحمتِ عالم ابرِ کرم ! رحمت کا اشارہ ہوجائے
ہے دل میں ہمارے یہ ارماں طیبہ کا نظارا ہوجائے
اب دور ہو سارا رنج و الم ، ہو مولا ہم پر لطف و کرم
اک چشم عنایت شاہِ امم ! ہم سب پہ خدارا ہوجائے
ہم آقا ﷺ دور سے آئے ہیں اور دامن کو پھیلائے ہیں
ہم بے کس آس لگائے ہیں جینے کا سہارا ہوجائے
چرچا ہے تمہاری ﷺ رحمت کا دعویٰ ہے ہم کو الفت کا
کیا کہنا اس کی قسمت کا جو شخص تمہارا ﷺ ہوجائے
بے چین ہیں آقا ﷺ اب ہم سب طیبہ میں بلالیں شاہِ عرب ﷺ
ہے حسرت دل میں پورا اب ارمان ہمارا ہوجائے
طوفاں میں پھنسی ہو جب امت اور سب کی دگرگوں ہو حالت
امّت کو بچاتے ہیں حضرت ﷺ جب دور کنارا ہوجائے
ہم کو بھی بلائیں اب در پر زخمی ہیں ہمارے قلب و جگر
ہم ہجر کے ماروں کو کیونکر فرقت یہ گوارا ہوجائے
طیبہ میں بلالیں شاہِ ﷺ جہاں ہو پھولؔ حزیں کا دل شاداں
دل میں ہے تمنا اب تاباں قسمت کا ستارہ ہوجائے

(۱۹۶۴ء)

(اس نعت کا پہلا مصرعہ احقر کو خواب میں عطا ہوا)

اے غارِ حرا والے آقا ﷺ! ہم پر ہو کرم کی ایک نظر
ہم چشم کرم کے طالب ہیں بے چین ہے یہ قلب مضطر
پامال کیا ہے سب نے ہمیں فریاد ہماری آپ سنیں
دنیا نے ستایا ہے ہم کو اب کوئی نہیں اپنا یاور
ہم عاصی ہیں ہم خاطی ہیں بخشش کی تمنا ہے دل میں
لِلّٰہ سفارش فرمائیں ، اللہ کی رحمت ہو ہم پر
ہم دور بہت ہیں طیبہ سے پر دل کا تعلّق ہے واں سے
لب پر ہے ہمارے صلِّ علیٰ افگار بہت ہیں قلب وجگر
قدموں میں جگہ ہم کو دے دیں طیبہ کی یاد ستاتی ہے
اب دور رکاوٹ ہو جائے اور ہم پہ کرم ہو بارِ دگر
ہمیں آپ ﷺ امین اور صادق بھی، جالی پہ مواجے کی ہے لکھا
شفقت کی نظر ہم پر ہو شہا ﷺ اس جانب ہو روئے انور
گلشن ہو عطا پھر طیبہ کا ، یہ پھولؔ حزیں ہو در پہ کھڑا
ہو سامنے روضے کی جالی ، سب حال کہے بادیدۂ تر

غم سے مجھے چھڑالو آقا ﷺ مدینے والے

طیبہ میں ہی بسالو آقا ﷺ مدینے والے

کب تک اسیر فرقت میں رہ سکوں گا مولا ﷺ

اس قید سے نکالو آقا ﷺ مدینے والے

دونوں جہاں میں اپنا سمجھا ہے تم کو میں نے

اپنا مجھے بنالو آقا ﷺ مدینے والے

ہم عاصیانِ امّت محشر میں یوں کہیں گے

دامن میں اب چھپالو آقا ﷺ مدینے والے

صد حیف راہِ حق سے مسلم بھٹک گیا ہے

امّت کو اب سنبھالو آقا ﷺ مدینے والے

مسلم کا اب سفینہ ہے ڈوبنے ہی والا

آکر اسے بچالو آقا ﷺ مدینے والے

مکّے سے آئے خالدؓ کہنے لگے یوں آکر

مومن مجھے بنالو آقا ﷺ مدینے والے

جب وقتِ نزع آئے سرہانے میرے آکر

کلمہ مجھے پڑھالو آقا ﷺ مدینے والے
پامال کردیا ہے دنیا نے مجھ کو مولاﷺ
قدموں میں اب سلالو آقا ﷺ مدینے والے
طیبہ سے دور ہوکر مضطر ہے پھولؔ بے حد
در پر اسے بلالو آقا ﷺ مدینے والے

(این ٹی ایم سے نشر ہوئی)

قطعہ

لِلّٰہ غُلاموں پر ہو کرم !
دوزخ سے بچالیں اے آقا ﷺ
جنّت کی سند دینے کے لیے
روضے پہ بُلالیں اے آقاﷺ

☆☆☆☆☆

❁

رحمتہ للعالمیں ﷺ پر ختم ہے شائستگی
موہ لیتی تھی دلوں کو آپ ﷺ کی شیریں لبی
جاں بچائی آپ ﷺ نے ہی دخترِ معصوم کی
آپ ﷺ کی شفقت تیموں اور غلاموں پر رہی
قائل صدق و امانت آپ ﷺ کے دشمن بھی تھے
آپ ﷺ کا رحم و کرم تھا بے نیازِ دشمنی
آپ ﷺ وجہ کائنات اور آپ ﷺ سردارِ رسل
آپ ﷺ کے صدقے میں یہ دنیائے آب و گل بنی
آپ ﷺ ہیں انسان کامل آپ ﷺ کی اعلیٰ صفات
ہر حوالہ خیر کا ہے زندگی میں آپ کی
اشرف المخلوق انساں اس شرف کی لاج رکھ
آپ ﷺ ہی کی پیروی سے ہوگی حاصل برتری
صاحب ﷺ معراج کو عظمت ملی اللہ سے
آپ ﷺ ہی کے مقتدی ہیں بالیقیں سارے نبی

آپ ﷺ کی تفہیم قرآں آدمی کی رہنما
ہر زمانہ آپ ﷺ کا ہے آپ ﷺ کی ہے ہر صدی
گلشن ہستی میں کرتا ہے دعا تنویر پھولؔ
یا الٰہی دل میں دے نورالہدیٰ ﷺ کی روشنی

☆☆☆☆☆

قطعہ

ہر اک شے سے کون و مکاں میں ہے برتر
کہ ہے بعدِ خالق مقامِ مُحمد ﷺ
یقیناً وُہ دل ظلمتوں کا ہے مسکن
نہیں جس میں ہے احترامِ مُحمد ﷺ

☆☆☆☆☆

ہر شے پر ان ﷺ کی رحمت ہے رحمت میں گھرے دونوں عالم
وہ ﷺ دل کے قریں آجاتے ہیں جب آنکھیں ہوتی ہیں پُرنم

ہم ان کے کرم کے جویا ہیں درکار سہارا ہے ان ﷺ کا
گرداب میں ہے اپنی کشتی امواجِ زمانہ ہیں برہم

آقا ﷺ نے خون کے پیاسوں پر ہے لطف و کرم کی بارش کی
تشریف وہ مکّے میں لائے لہرایا رحمت کا پرچم

سلطانِ ﷺ مدینہ کے عاشق کب جان کی پروا کرتے ہیں
قربان ہوں ان ﷺ کے نام پہ ہم دل میں یہ تمنا ہے ہر دم

کیا پیارا نام ہے آقا ﷺ کا تسکین و سکوں ہے اس میں نہاں
وہ نامِ محمد ﷺ صلِّ علیٰ افگار دلوں کا ہے مرہم

کوثر کی طلب میں آئے نہیں ہم ان ﷺ کی دید کے پیاسے ہیں
دیدار کریں گے ہم ان ﷺ کا گائیں گے نعتوں کی سرگم

جنّت کی سند دینے کے لئے روضے پہ بلائیں گے ہم کو
تقدیر سنواریں گے آقا ﷺ ، ہے پھولؔ کو یہ امّید کرم

(این ٹی ایم کے نعتیہ مشاعرے میں پڑھی گئی)

دستگیر بے کساں ہیں آپ ﷺ ہی
چارۂ بے چارگاں ہیں آپ ﷺ ہی
سارا عالم ایک ذرّہ خاک کا
اور بحر بے کراں ہیں آپ ﷺ ہی
رحمتہ للعالمیں ﷺ بے شک ہیں آپ ﷺ
مصطفیٰ ﷺ! تسکین جاں ہیں آپ ﷺ ہی
آپ ﷺ اقصیٰ میں امام الانبیاء ﷺ
بادشاہِ مرسلاں ہیں آپ ﷺ ہی
بعدِ ربّ العالمیں برتر ہیں آپ ﷺ
عبدِ کامل بے گماں ہیں آپ ﷺ ہی
آپ ﷺ ہیں اللہ کے نائب یہاں
یعنی سردارِ جہاں ہیں آپ ﷺ ہی
نام نامی سے شگفتہ پھولؔ ہے
کیونکہ جانِ گلستاں ہیں آپ ﷺ ہی

رب سے دعا ہے پھر ہمیں طیبہ نگر ملے
یعنی دیارِ اقدسِ خیرالبشر ﷺ ملے

پامال ہم کو کردیا دنیا نے ہے شہا ﷺ
ہم کو سکونِ قلب سکونِ جگر ملے

یارب ! نواز ہم کو بھی حسانؓ کی طرح
توصیف مصطفیٰ ﷺ کی متاعِ ہنر ملے

مدّاح خود ہے سرورِ ﷺ عالم کا تو خدا
گزرے ثنا میں ان ﷺ کی جو عمرِ خضر ملے

رب سے دعائیں کرتا ہوں پہنچوں مدینے میں
چشم کرم ہو ان ﷺ کی ، دعا میں اثر ملے

نورالہدیٰ ﷺ کے نور سے چمکا حرا کا غار
کرنوں سے جیسے شمس کی نورِ سحر ملے

اُڑ کر پہنچ ہی جاؤں گا طیبہ کے باغ میں
خیرالوریٰ ﷺ کے فیض سے جو بال و پر ملے

کرلو حصولِ علم و ہنر آپ ﷺ نے کہا
جتنا ملے جہاں سے ملے جس قدر ملے
مثلِ صبا یہ پھولؔ بھی پہنچے مدینے میں
سرکار ﷺ ! التجا ہے اسے بھی وہ در ملے

☆☆☆☆☆

قطعہ

خُدا کی حمد بھی پنہاں ہے اس میں!
مرے لب پر مُحمد ﷺ کی ثنا ہے!
مُحمد ﷺ کا نہیں ثانی جہاں میں!
کہ یہ رُخ بے نیازِ آئنہ ہے!

☆☆☆☆☆

❀

(سانیٹ)

مواجے پہ آئے غلامانِ سرور ﷺ
نظر لطف کی ہم پہ شاہِ دو عالم ﷺ
مزاجِ زمانہ ہوا ہم پہ برہم
کرم کی لئے آس آئے ہیں در پر

......☆......

لقب آپ ﷺ کا ہے جہانوں کی رحمت
صدا دے رہے ہیں شہہ ﷺ دیں ترحّم
ہے فرمایا رب نے حریص" علیکم
کہ آپ ﷺ اپنی امّت سے رکھتے ہیں الفت

......☆......

ہیں کمزور اور احقر و بے نوا ہیں
شہا ﷺ ! ہم کو ہے آپ ﷺ ہی کا سہارا
نگاہِ کرم کا اشارہ خدارا
فقط آپ ﷺ کے در کے ہی ہم گدا ہیں

......☆......

ہوا پھولؔ پر تنگ ہے باغِ ہستی
عطا کردیں اس کو مدینے کی بستی

روضۂ پاک پر اشک بہنے لگے، حالِ دل ہوگیا سب عیاں آنکھ سے
در پہ پہنچا نکمّا حقیر امّتی چومتا ہی رہا آستاں آنکھ سے

چودہ صدیوں کا حائل ہوا فاصلہ پھر بھی سرکار ﷺ ہیں اپنے دل کے قریں
ہم تو دیکھے بغیر ان پہ قربان ہیں ہم نے دیکھا ہے اُن ﷺ کو کہاں آنکھ سے

فضل اللہ کا ہم پہ بے حد ہوا شاہِ بطحا ﷺ نے ڈالی کرم کی نظر
رب نے ہم کو بلایا جو امّ القریٰ ہم نے دیکھا نبی ﷺ کا مکاں آنکھ سے

بت کدہ جو تھا اللہ کا گھر بنا جب وہاں پر گئے مصطفٰے ﷺ کے قدم
ہم روانہ ہوئے سوئے غارِ حرا چُوم لیں اُس قدم کے نشاں آنکھ سے

کاش ہم دیکھ سکتے رُخِ مصطفٰے ﷺ قلب میں ہوک اُٹھی مواجے پہ جب
چشمِ دل کو جھلک اُن ﷺ کی آئی نظر ان کا جلوہ تھا یوں تو نہاں آنکھ سے

آسماں پر جو پہنچے نبی ﷺ کے قدم اس نے پائی ستاروں کی جھلمل ردا
یعنی آنسو خوشی کے گراتا رہا شب میں معراج کی آسماں آنکھ سے

زخم کھائے احد میں بھی طائف میں بھی پھول رحمت کے آقا لٹاتے رہے
آپ ﷺ جیسا ہوا ہے نہ انساں کوئی غور سے دیکھیں اہلِ جہاں آنکھ سے

آپ ﷺ جیسا یا نبی ﷺ با حوصلہ کوئی نہیں
کھا کے پتھّر دشمنوں کو دے دُعا کوئی نہیں

آپ ﷺ کی نافذ شریعت حشر تک ہے یا رسول ﷺ
تا قیامت آپ ﷺ جیسا رہنما کوئی نہیں

ہر نبی کے معجزے بس عہد میں اس کے رہے
جیسا ہے قرآن ویسا معجزہ کوئی نہیں

آپ ﷺ کو معراج بخشی ہے خدائے پاک نے
آپ ﷺ پہنچے ہیں جہاں واں تو گیا کوئی نہیں

آپ ﷺ کا ہی آسرا ہے کیجیے چشمِ کرم
اے شفیعِ دوسرا اب یاں مرا کوئی نہیں

التجا ہے اپنی امّت کی خبر لیجیے شہا ﷺ
ہے بھنور میں اس کی کشتی نا خدا کوئی نہیں

کوئی پیغمبر نہیں امّت پہ اتنا مہرباں
آپ ﷺ جیسا اے محمد مصطفےٰ ﷺ کوئی نہیں

آپ ﷺ ختم الانبیا ہیں پھولؔ کا ایمان ہے
آپ ﷺ ختم المرسلیں ہیں دوسرا کوئی نہیں

✿

تسکیں دلِ حزیں کو فقط آپ ﷺ ہی سے ہے
سرکار ﷺ کو لگاؤ ہر اک اُمّتی سے ہے

پھیلاتے ہاتھ دینوی دربار میں نہیں
منگتے ہیں جس کے آسرا ہم کو اُسی سے ہے

کرتے نہیں ہیں آپ ﷺ کی سیرت پہ ہم عمل
کیسے کہیں کہ ہم کو محبت نبی ﷺ سے ہے

ہم کو وہاں کی خاک پسِ مرگ کر خدا
اک ربطِ خاص ہم کو نبی ﷺ کی گلی سے ہے

حدّت ہے اپنے قلب میں عشقِ رسول ﷺ کی
نعتوں میں اہتمام یہ سوزِ دلی سے ہے

تنویرِ روئے شاہِ ﷺ سے روشن ہوا حرا
پُر نُور دل کا گوشہ اُسی روشنی سے ہے

اُن سے نبی ﷺ کو پیار ہے ہم کو بھی پیار پھولؔ
صدیقؓ سے عمرؓ سے ہے، عثمانؓ، علیؓ سے ہے

ثنائے سرورِ عالمﷺ سے عاجز ہے زباں میری
نثار اُنﷺ پہ ہے دل میرا ہے قرباں ان پہ جاں میری

درود ان پر سلام ان پر یہ لازم ہے نمازوں میں
نہ ہو گر نام اُنﷺ کا نامکمل ہے اذاں میری

کروں اُنﷺ کی ثنا ممدوح جو ہیں اپنے خالق کے
کہاں یہ تاب ہے مجھ کو یہ جرأت ہے کہاں میری

عدم کے راستے میں ہے یہی زادِ سفر میرا
زبانِ اشک سے وہﷺ سُن رہے ہیں داستاں میری

مواجے پر کھڑا ہوں دل پگھل کر نکلا آنکھوں سے
صدا سے ہوگئی محروم یاں آہ و فغاں میری

طلبگارِ شفاعت ہوں نظر لِلّٰہ فرمائیں
نہیں کچھ اس سے آگے کہہ سکی تابِ بیاں میری

بسی ہے دل میں یاد اُنﷺ کی مرے لب پر جو نعتیں ہیں
بہ ہنگامِ اجل اے پھولؔ ہیں یہ پاسباں میری

❁

محشر میں مجھے آس ہے مکّی مَدَنی سے
لوٹا نہیں مایوس کوئی بابِ نبی ﷺ سے

لب پر ہے دُعا سنگ کی بارش میں بھی دیکھو
رحمت کا سبق سیکھو رسولِ عَرَبی ﷺ سے

اخلاق کی تعریف ہے قرآن کے اندر
پیش آتے تھے اخلاق سے سرکار ﷺ سبھی سے

محسوس یہ ہوتا ہے مری روح وہیں ہے
لوٹ آیا مرا جسم مدینے کی گلی سے

مکّہ جو ہوا فتح تو ہندہ کو بھی بخشا
بدلہ نہ لیا آپ ﷺ نے دنیا میں کسی سے

دکھلائی ہیں ہر فرد کو نیکی کی منازل
انساں کو کیا دُور ہے آقا ﷺ نے بدی سے

روشن ہے یہاں الفتِ سرکار ﷺ کی مشعل
اے پھولؔ ترے قلب میں ہے نُور اُسی سے

آپ ﷺ ہیں انسانِ کامل آپ ﷺ محبوبِ خدا
آپ ﷺ نے جوڑا دلوں کو درس الفت کا دیا
آپ کے کردار کی تعریف پر مجبور تھے
دشمنوں نے دی صداقت کی گواہی برملا
کام غیروں کے بھی آؤ آپ ﷺ کی تعلیم ہے
آپ نے ہم کو امانت کا دیا رستہ دکھا
نام لیوا رحمتِ عالم ﷺ کے اس پر کر عمل
بے کسوں کی دستگیری راستہ سرکار کا
باز آ فرقہ پرستی سے بہا مت خون تو
جو نبی ﷺ کا کلمہ پڑھتا ہے وہ بھائی ہے ترا
جلوۂ خُلقِ محمد ﷺ اس میں آئے گا نظر
صاف رکھنا تُم کدورت سے یہ دل کا آئنہ
دین و دنیا کی بھلائی گر تمھیں مطلوب ہے
آخری خطبہ نبی ﷺ کا یاد تم رکھنا سدا
انکسار اور خُلق میں پنہاں ہے بے شک برتری
سادگی سے دیکھ لو گزری حیاتِ طیّبہ
ہم کو توفیقِ عمل دے راہ پر ان ﷺ کی چلیں
گلشنِ ہستی میں یارب پھولؔ کرتا ہے دُعا

بے مثل اک نمونہ ہے سرکار ﷺ کی روش
بدر و اُحد کے قافلہ سالار کی روش

دشمن تھے جان کے جو کیا اُن کو بھی معاف
دیکھو ذرا رسولوں کے سردار ﷺ کی روش

طائف میں وہ لٹاتے رہے رحمتوں کے پھول
برسائے ان پہ سنگ یہ کفّار کی روش

ٹوٹی چٹائی بوریا نانِ جویں غذا
بعد از خدا جہانوں کے مختار کی روش

باندھا شکم پہ سنگ بھرا دوسروں کا پیٹ
دنیا میں تھی یہ سیّدِ ابرار ﷺ کی روش

دیتی پتا ہے عشقِ رسالت مآب ﷺ کا
زیدؓ و بلالؓ و حمزہؓ و عمارؓ کی روش

اے پھولؔ یاں ہے بس رہی نکہت حضور ﷺ کی
شہرِ رسول ﷺ کے ہے یہ گلزار کی روش

دیتے رہو نبی ﷺ کے افکار کے حوالے
اقوال کے حوالے ایثار کے حوالے

خُلقِ عظیم ان کا وہ عالموں کی رحمت
قرآن میں ہیں ان ﷺ کے کردار کے حوالے

عیسیٰ بھی دے گئے ہیں ان ﷺ کی نویدِ آمد
انجیل میں ہیں روشن سرکار ﷺ کے حوالے

طیبہ کا فیض ہے یہ سب مسجدوں میں دیکھو
گنبد کے ہیں حوالے ، مینار کے حوالے

قرآن دل سے سمجھو اس پر عمل کرو تم
اس میں ہیں مصطفےٰ ﷺ کے اطوار کے حوالے

محشر میں شاہِ دیں یوں فرمائیں گے شفاعت
کہہ دیں گے میری امّت غفّار کے حوالے

باغِ عدن کے غنچے کہتے ہیں پھولؔ ہر دم
سب نکہتیں نبی ﷺ کے گلزار کے حوالے

❁

سرکارِ ﷺ مدینہ پر ہیں فدا صدیقؓ و عمرؓ ، عثمانؓ و علیؓ
وہ ﷺ بدر ہیں اور انؐ ﷺ کی ہیں ضیا صدیقؓ و عمرؓ ، عثمانؓ و علیؓ
کچھ فرق نہیں ان چاروں میں سب میرے دل میں بستے ہیں
ہیں پیکرِ علم و صدق و صفا صدیقؓ و عمرؓ ، عثمانؓ و علیؓ
خدمت میں کمر بستہ رہتے وہ فوراً دوڑ کے آجاتے
جب فرماتے محبوبِ ﷺ خدا صدیقؓ و عمرؓ ، عثمانؓ و علیؓ
جو ان کا دامن چھوڑے گا وہ کیسے ہدایت پائے گا
کرتے ہیں نبی ﷺ کا علم عطا صدیق و عمرؓ ، عثمان و علیؓ
اللہ بھی ان سے راضی ہے سرکار ﷺ بھی ان سے شاداں ہیں
راضی برضابر حکم خدا صدیقؓ و عمرؓ ، عثمانؓ و علیؓ
بوبکرؓ و عمرؓ ہیں صہرِ نبی ﷺ عثمانؓ و علیؓ داماد ہوئے
رکھتے ہیں محمد ﷺ سے رشتہ صدیقؓ و عمرؓ ، عثمانؓ و علیؓ
فردوس ملے گی ان سب کو دی ہے یہ بشارت سرور ﷺ نے
جنت کا رکھتے ہیں مژدہ صدیقؓ و عمرؓ ، عثمانؓ و علیؓ
فاروقؓ بنے دامادِ علیؓ تاریخ اٹھا کر تم دیکھو
رہتے تھے سدا مل کر یکجا صدیقؓ و عمرؓ ، عثمانؓ و علیؓ
کیا پھولؔ تری چمکی قسمت، کی ان کے یاروں کی مدحت
کیا خوب قصیدہ تو نے کہا صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ

سلام

لاکھوں سلام تم پہ شہیدانِ کربلا
سیراب خوں سے کردیا بستانِ کربلا

ہو کر نثار درسِ وفا دے گئے ہمیں
تھے پیکرِ وفا جو رفیقانِ کربلا

ظلمت ہوئی کافور شب تارِ ظلم کی
نکلا جو ماہتابِ درخشانِ کربلا

تم نے شعارِ شاہؑ دیں اب کیوں بھلادیا
آواز دے رہا ہے بیابانِ کربلا

پُرزے اڑے جہان میں تختِ یزید کے
حاکم ہیں دل پہ آج بھی سلطانِ کربلا

'ساحل پہ سر پٹختی ہیں موجیں فرات کی'
پیاسا شہید ہوگیا مہمانِ کربلا

ہیں کربلا میں پھول جو باغِ رسول ﷺ کے
مہکے گا حشر تک یہ گلستانِ کربلا

نعتیہ قطعات

وہ ﷺ ہیں نُور ، نورُ علیٰ نور ہیں
وہ ﷺ عرفانِ خالق سے معمور ہیں
ہے بے مثل ذاتِ الٰہی سنو
محمد ﷺ نیابت کا منشور ہیں

☆

مجھ کو پامال کر گئی دنیا
جا کے طیبہ نگر میں سو جاؤں
میرے دل میں یہی تمنا ہے
اُن ﷺ کے قدموں کی خاک ہو جاؤں

☆

خطائیں بخشوادیں اپنے رب سے سرورِ ﷺ عالم
ستاتا ہے بہت مجھ کو یہ میرا نفسِ امّارہ
کرم سرکار ﷺ کا ہے پھوؔل پر عزت ملی اس کو
مدینے کے گلی کوچوں کا ہے یہ کلب آوارہ

......☆......

شبیہ گنبد خضرا کو تکتا تھا دلِ مضطر
بفضلِ رب نظر کے سامنے وہ سبز گنبد ہے
نکیرین آئے جب اس کی لحد میں پھوؔل یوں بولا
سنو اسمِ گرامی میرے آقا کا محمد ﷺ ہے

......☆......

اک ہتھیلی پر ہو سورج اک ہتھیلی پر ہو چاند
دیکھ لو تبلیغِ حق میں مصطفٰے ﷺ کے حوصلے
سنگ باری کے عوض رحمت لٹاتے وہ ﷺ رہے
پھوؔل ہیں بے مثل محبوبِ ﷺ خدا کے حوصلے

....

پھول وہی ﷺ ہیں اپنے آقا
ساقیِ کوثر ﷺ شافعِ محشر ﷺ
رب نے ہے ان ﷺ سے فرمایا
انّا اعطیناك الکوثر

......❀......

وہ ﷺ شمس الضحیٰ ہیں وہ ﷺ بدرالدجیٰ ہیں
جمالِ محمد ﷺ سے آنکھیں ہیں خیرہ
بنایا ہے رب نے انہیں نورِ اوّل
سراجاً مُنیرا ، سراجاً مُنیرا

......❀......

آپ ﷺ کے صدقے میں رب نے کیں بلائیں دور سب
نام نامی آپ ﷺ کا ہی دافعِ آفات ہے
آپ ﷺ کے آنے سے یثرب بھی مدینہ ہوگیا
قریۂ طیبہ بنا اب مجمعِ باغات ہے

......❀......

بعد اللہ کے آپ ﷺ کا مرتبہ ساری مخلوق میں آپ ﷺ برتر ہوئے
آپ ﷺ اوّل بھی ہیں آپ ﷺ آخر بھی ہیں روشنی ابتدا روشنی انتہا
پھولؔ پامال در گلشنِ آب و گل اس کی فریاد لِلّٰہ سن لیجیے
رحمتِ ﷺ دو جہاں ! ہو نگاہِ کرم کم نصیبی کی اب ہوگئی انتہا

......☆......

عاصیوں کو بلاتے ہیں روضے پہ وہ ﷺ بخشواتے ہیں رب سے خطائیں سبھی
رحمتِ دو جہاں ہیں ہمارے نبی ﷺ لطف سرور ﷺ کا ہر پل ہے سایہ فِگن
شاہِ طیبہ کی بستی کی کیا شان ہے قلب و جاں پھولؔ تسکین پانے لگے
ہم نے جا کر مدینے میں دیکھا یہی ان ﷺ کی رحمت مسلسل ہے سایہ فِگن

☆☆☆☆☆

نعتیہ رباعیات

وہ نور محمد ﷺ سے نہیں تھا آگاہ
ابلیس تکبّر میں ہوا یوں گمراہ
بے حُبِّ نبی ﷺ دعویٰ ایماں توبہ
لا حول ولا قوۃ الا باللہ

☆

سرکار ﷺ کے قدموں میں ملی ہے راحت
پائی ہے مدینے میں ہی ہم نے جنت
اے کاش ! اسی خلد میں رہنا ہو نصیب
ہم قیدِ وطن میں ہیں کہاں یہ قسمت

☆

اللہ نے احمد ﷺ کو عرب میں بھیجا
وہ آئے ملا سب کو اجالا دل کا
دنیا سے مٹی جہل کی ساری ظلمت
جب چاند ہدایت کا حرا سے نکلا

☆

طیبہ میں گیا سر پہ لئے بارِ گناہ
رورو کے کہا آپ ﷺ سے شاہِ ﷺ ذی جاہ
کیا حاضری اس در پہ دوبارہ ہوگی
سرکار ﷺ نے فرمایا کہ انشاءاللہ

☆

قرآں کے مفاہیم و معانی سمجھو
تم زیست کے اسرارِ نہانی سمجھو
ہے رحمتِ ﷺ عالم کا جو روضہ یاں پر
اللہ کی رحمت کی نشانی سمجھو

☆

نعتیہ ہائیکو

طیبہ کے والی ﷺ
رحمت ہی رحمت ہیں وہ ﷺ
نبیوں میں عالی

❀

گنبد ہے اخضر
آنکھوں کی ٹھنڈک اس میں
چھا جائے دل پر

❀

طیبہ کی رونق
روضہ آقا ﷺ کا پیارا
جنّت ہے برحق

❀

دو جگ کی رحمت
پتّھر طائف میں کھائے
بانٹی ہے رحمت

دو جگ کے سلطان ﷺ
غارِ حرا کے حجرے میں
کرتے گیان دھیان

……❀……

ان ﷺ سے حرا تاباں
فرمایا صدیقہؓ نے
خُلق انﷺ کا قرآں

……❀……

سوئے ہوئے جاگے
غارِ حرا کی مشعل سے
اندھیارے بھاگے

……❀……

رحمت ہی رحمت
آ کر سرور ﷺ نے بخشی
عورت کو عزت

……❀……

وہ ﷺ شاہِ معراج
وہ ﷺ ہیں نبیوں کے سردار
ان ﷺ کے سر پر تاج

وہ ﷺ شاہِ طیبہ
طیبہ ہی میں دیکھا ہے
وہ پیارا روضہ

بطحا کی وادی
ان ﷺ کے قدموں سے چمکی
وہ ﷺ سب کے ہادی

غارِ حرا کی شان
اقرا کا آیا پیغام
اترا جب قرآن

نکلا حرا سے نور
تابانی اس کی ایسی
ظلمت ساری دور

......❀......

وحدت ہی کا جام
لے کر آئے ہیں سرکار ﷺ
رحمت ان ﷺ کی عام

......❀......

اُمّت کے غم خوار
در پر آئے ہیں ہم سب
کردیں بیڑا پار

......❀......

بات اُن ﷺ کی سن لی
رب سے آمد کے طالب
ابراہیمؑ ان ﷺ کی

......❀......

اُن ﷺ کا دین اسلام
بتلایا عیسیٰؑ نے بھی
احمد ﷺ ان کا نام

بے کس کے والی
بولو ان ﷺ کی چوکھٹ سے
کون گیا خالی

رونے میں مشغول
آقا ﷺ اس پر رحمت ہو
در پر آیا پھولؔ

نعتیہ دوہے

باتیں اُن ﷺ کی میٹھی میٹھی امرت رس ٹپکائیں
اُن ﷺ کی جیون بیتی پر ہم واری واری جائیں

باتیں اُن ﷺ کی میٹھی میٹھی امرت رس ٹپکائیں

سب سے بڑھ کر اُن ﷺ کی چاہت امت کے شیدائی
بعد اللہ کے اُن ﷺ سے بڑا تو کوئی نہیں ہے بھائی

اپنی اُمّت کے رکھوالے وہ ﷺ دکھیوں کے والی
دان ملے ان ﷺ کے چرنوں میں کوئی نہ جائے خالی

دو جگ پر ہے اُن ﷺ کی رحمت گھاؤ پہ رکھیں پھائے
اُمّت کو رب چھٹکارا دے پہروں نیر بہائے

اُن ﷺ کا رتبہ اُن ﷺ کا درجہ جانے ہے وہ مولیٰ
سب سے آخر میں وہ ﷺ آئے نور ہے ان ﷺ کا اولیٰ

اُن ﷺ سے چمکی حرا کی کٹیا جگ میں ہوا اُجیارا
نام ہے انﷺ کا دل کی ٹھنڈک نام نبیﷺ کا پیارا

……❀……

ایک پہاڑی مکّے میں ہے جو تھی نبی ﷺ کا مسکن
مینہہ کرپا کا حرا سے برسا جگ پر آیا جوبن

……❀……

سچ کا دیپ جلانے آئے نام محمد ﷺ پیارا
اُن ﷺ کی باتوں کی خوشبو سے مہکا ہے جگ سارا

……❀……

دو جگ پر اُس ﷺ جگت گرو کی رحمت کی ہے چھاؤں
آشرم اُس کا ہے طیبہ میں گگن پر اس کا پاؤں

نعتیہ ثلاثی

قریب کعبہ
نبی ﷺ کا مسکن
حرا کا حجرہ

پیامِ اقرا
حرا کے اندر
سروش لایا

بفیضِ حضرت ﷺ
حرا کا سورج
مٹائے ظلمت

فلک ہے روشن
حرا سے آیا
زمیں پہ جوبن

حرا کی کرنیں
دلوں میں روشن
ہیں پھوٹ آئی شمعیں

نعتیہ ماہیے

(مساوی الاوزان)

باطل کے مٹے سائے !
وحدت کی ضیا پھیلی !
سرکار ﷺ یہاں آئے !

☆

وہ ﷺ شافعِ محشر ہیں !
اُن ﷺ کا ہے بڑا رُتبہ !
وہ مالکِ کوثر ہیں !

☆

منظر بڑا اعلیٰ ہے !
وہ رات ہو یا دن ہو
طیبہ میں اُجالا ہے !

☆

بطحا کی بڑی عظمت
قدموں سے محمد ﷺ کے

طیبہ کو ملی عزّت
تخلیق کا مقصد ہیں !
لولاکَ لما والے ﷺ
احمد ﷺ ہیں محمد ﷺ ہیں

☆

رحمٰن ﷻ یہ کہتا ہے !
رحمت ہیں جہانوں کی !
قرآن یہ کہتا ہے !

☆

وہ ﷺ خُلقِ مجسّم ہیں !
دشمن بھی اماں پائے !
وہ ﷺ رحمتِ عالم ہیں !

☆

دیکھ آیا کہاں ہے تُو !
سرکار ﷺ کے قدموں میں !
اے پھولؔ بہا آنسو !

☆☆☆☆☆

کوائف شاعر

خاندانی نام	:	تنویرالدین احمد صدیقی
ادبی نام	:	تنویر پھولؔ
ولدیت	:	محمد ضمیرالدین صدیقی (مرحوم)
تاریخ اور جائے پیدائش	:	۳ ستمبر ۱۹۴۷ء مظفر پور
تعلیم	:	ایم اے، (تاریخ اسلام) ڈی اے آئی بی پی
ادبی سرگرمیوں کا آغاز	:	مارچ ۱۹۵۷ء
پہلی شعری تخلیق	:	اپریل ۱۹۵۷ء میں شائع ہوئی
باقاعدہ شاعری کا آغاز	:	نومبر ۱۹۶۰ء

اعزازات :۔

۱۹۶۷ء ...... روزنامہ ''حریت'' کی جانب سے کل پاکستان مقابلے میں بہترین قومی شاعر کا اعزاز۔

۱۹۶۸ء ...... ماہنامہ ''غنچہ'' کراچی کی جانب سے بچوں کے بہترین شاعر کا اعزاز۔

۱۹۶۹ء ...... قرآن مجید کی منظوم تفہیم پر شعور اکادمی کراچی کی جانب سے ''قمر الشعرا'' کا خطاب۔

۱۹۷۸ء ...... کل پاکستان سلطان صلاح الدین ایوبی انعامی مقابلہ نظم نگاری میں اوّل انعام۔

۱۹۷۹ء ...... بسلسلہ ''بچوں کا ادب'' یونیورسٹی گرانٹس کمیشن اسلام آباد کی جانب سے ستائش اور نقد انعام۔

۱۹۹۴ء ...... فاران رائٹرز گلڈ پاکستان کی جانب سے اسلامی ادب اور شاعری پر سند اعتراف۔

53745
2/11/08

۱۹۹۵ء دعوت اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کی جانب سے ستائش بعنوان ''قومی شاعری'' اور نقد انعام۔

۱۹۹۵ء ...... مقابلہ نعت گوئی اور ملی نظم نگاری پر خانہ فرہنگ ایران کراچی کی جانب سے ستائش و انعام۔

۱۹۹۷ء ...... حرا فاؤنڈیشن پاکستان کی جانب سے ادبی خدمات کے اعتراف میں گولڈن جوبلی ایوارڈ اور ''شاعر نونہال'' کا خطاب۔

حالیہ اعزازات :۔

۱۔ صدر شعبہ اردو، فارسی و عربی مدراس یونیورسٹی (بھارت) کی طرف سے آفتاب سپہر سخن کا خطاب۔
۲۔ اکادمی ادبیات پاکستان کی جانب سے اعزازی انشورنس پالیسی۔
۳۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن حکومت پاکستان اسلام آباد کی جانب سے توصیفی اسناد اور نقد انعامات۔

مطبوعہ کُتب :۔

(۱)	''گلشن سخن''	(منظومات)	جنوری ۱۹۷۰ء
(۲)	''خوشبو بھینی بھینی''	(// //)	اکتوبر ۱۹۸۳ء
(۳)	''تنویر حرا''	(تعارفی جلد) (منظوم قرآنی تفہیم)	مارچ ۱۹۹۴ء
(۴)	''انوار حرا''	(حمد و نعت و منقبت)	جولائی ۱۹۹۷ء
(۵)	''رشک باغ ارم''	(قومی نغمے)	اگست ۱۹۹۷ء
(۶)	''تنویر حرا''	(جلد اوّل) (منظوم تفہیم سورہ بقرہ)	جنوری ۱۹۹۹ء
(۷)	''دھواں دھواں چہرے''	(غزلیات)	اپریل ۱۹۹۹ء
(۸)	''زبور سخن''	(مجموعۂ حمد)	جنوری ۲۰۰۲ء
(۹)	''قندیل حرا''	(مجموعۂ نعت)	دسمبر ۲۰۰۳ء

رابطہ:۔ R-340 سیکٹر 5-A/3 بفرزون نمبر ۳ گلشن سرسید کراچی ۷۵۸۵۰ پاکستان

فون:۔ 021-6998404 ای میل :۔ tanwirphool @ yahoo . com

☆☆☆☆☆

ڈاکٹر حسرت کاسگنجوی

تنویر پھولؔ نے اپنے مکمل یقین اور ایمان کی تمام قوتوں کے ساتھ اپنی آواز بلند کی ہے انہوں نے سعی کی ہے اور انہیں اس سعیٔ مسلسل کا پھل ملا ہے۔انہوں نے ہر بات کے جواز کو پیشِ نظر رکھا ہے۔ان کے اشعار میں بلا کا اثر ہے۔سچائی ہے انہوں نے جو سعی کی ہے وہ تنویر کا اثاثہ ہے نہ مٹنے والا اثاثہ۔تنویر پھولؔ کی باتوں میں خوشبو ہے اور جو بھی ان کے اشعار کو پڑھے گا بڑی شدت کے ساتھ یہ محسوس کرے گا کہ تنویر کے ایمان کی قوت نے ان سے یہ اشعار کہلوائے ہیں۔یہ زندہ رہنے والے اشعار ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

ربؔ نے بخشی اسے خوب توقیر ہے
پھولؔ کہتے ہیں سب نام تنویر ہے
عشق میں ڈوب کر نعتِ سرور ﷺ کہی
فکر جس کی مسلسل ہے اک روشنی
اس کا اخلاق بھی قابلِ ذکر ہے
اس کے ہر شعر میں جدّتِ فکر ہے
فکرِ نعتِ نبی ﷺ اس کا معمول ہے
وہ خلوص و محبت کا اک پھول ہے
طاہرؔ بے نوا کی یہی ہے دعا
بخش دے پھول کو اے مرے کبریا جل جلالہ

طاہرؔ سلطانی

☆☆☆☆☆

تنویر پھول کی دینی شاعری اہلِ علم ودانش کی نظر میں

ڈاکٹر محمد صابر تنویر پھول کی شاعری کا عرصہ ساڑھے چار دہائیوں سے زیادہ پر مشتمل ہے ان کا کلام ایک عرصے سے رسائل وجرائد اور اخبارات کی زینت بنتا رہا ہے۔ پہلی شعری تخلیق اپریل ۱۹۵۷ء میں شائع ہوئی تھی۔ تنویر پھول کی شاعری میں الفاظ کا حُسنِ انتخاب اور ان کی خوش آہنگی کا امتزاج موجود ہے۔ ان کی دینی شاعری میں بھی حُسنِ کلام، تاثیر اور دلکشی اپنی انتہائی حدوں تک موجود ہے ان کے کلام کے معیار کے پیشِ نظر مجھے امید ہے کہ ان کی شاعری کی عظمت کا چراغ انشاءاللہ ہمیشہ فروزاں رہے گا۔

ڈاکٹر عزیز انصاری تنویر پھول ادب وشاعری کا ایک جانا پہچانا نام ہے ان کے کئی شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں انہوں نے غزلیں بھی کہی ہیں اور نظمیں بھی بچوں کا ادب بھی تخلیق کیا ہے اور بڑوں کے لیے بھی شاعری کی ہے وہ جملہ اصنافِ سخن پر یکساں قدرت رکھتے ہیں۔ حمد ونعت منقبت گوئی اور امر بالمعروف کی ترویج ان کی شاعری کا خاص موضوع اور ان کی زندگی کا مقصد رہا ہے۔ ان کی نعتیہ اور حمدیہ شاعری میں ایک خوبی یہ بھی دیکھی گئی ہے کہ وہ انتہائی محتاط رہ کر قلم اٹھاتے ہیں اور پاس ادب اور اسلامی تعلیمات کو ملحوظ رکھتے ہوئے شعر کہتے ہیں۔

ڈاکٹر حنیف اسعدی تنویر پھول کے دینی شغف نے ان کے کلام کو وقیع بنا دیا ہے۔ ان کا کلام سادہ ہے اور زبان وبیان کی فنی پیچیدگیوں سے پاک ہے۔ تنویر پھول اللہ کی اطاعت حضو[ر] اقدس کی غلامی اور اہلِ بیت وصحابہ کرام سے محبت کے قائل اور عامل ہیں وہ محبت کے آدمی ہی[ں] محبت ہی نے انہیں شاعر بنایا ہے اور محبت ہی نے ان کو پاکیزہ شاعری کے اتنے بڑے ذخیرے [کا] مالک بنایا ہے۔

پروفیسر ظفر عمر زبیری تنویر پھول صاحب ان خوش قسمت شعراء میں ہیں جنہیں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل ہو چکی ہے۔ جو ایک بار خانۂ کعبہ اور روضۂ رسول ﷺ کی زیارت کر آتا ہے اور جسے منیٰ اور عرفات کا قیام میسّر آجاتا ہے اس کی حمدیہ اور نعتیہ شاعری میں وہاں کی چمک دمک، وہاں کی مہک، انوارِ الٰہی اور انوارِ نبوّت کسی نہ کسی انداز میں جلوہ گر ہوتے ہیں۔

جہانِ حمد پبلیکیشنز، کراچی۔